REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

شمارہ ۱۵/۱۶

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۱۷ر ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ | ۱۸/۱۱/ شہادت ۱۳۵۳ہش | ۱۸/۱۱/ اپریل ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ر شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔ آمین۔

★— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ اڑلیسہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرما رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آپ کے تمام بچے بفضلہ تعالیٰ قادیان میں خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★— حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان میں بابرکت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرعظمت تقریب

سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علماءِ سلسلہ کی دلنواز تقاریر اور سامعین کی پُرشوق شرکت

رپورٹ مرتبہ مکرم حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قادیان ۶ر شہادت (اپریل) بمطابق ۱۲ر ربیع الاوّل ۱۳۹۴ ہجری بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل کی زیرِ صدارت لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پُرعظمت و پُر وقار تقریب منعقد ہوئی۔

جلسہ کا آغاز کلام پاک کی تلاوت سے ہوا جو مکرم مولوی نور الاسلام صاحب نے کی۔ بعدہٗ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی مشہور نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" عزیز وحید الدین نے خوش الحانی سے پیش کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور آپؐ کے ذریعہ پیدا کردہ انقلاب

کے موضوع پر تقریر کی موصوف نے آیت قرآنیہ ظهر الفساد فی البرّ والبحر کی تشریح کرتے ہوئے حضورؐ کی بعثت سے قبل کے حالات کو بڑی وضاحت سے بیان کرکے بتایا کہ آنحضرت صلعم کے ذریعہ مذہبی و روحانی اور اخلاقی۔ تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے ایک انقلابِ عظیم برپا ہوا۔ مذہبی لحاظ سے اس رنگ میں کہ ۳۶۰ بتوں کے پجاری خدائے واحد و یگانہ کے پرستار بن گئے۔ روحانی اور اخلاقی اعتبار سے آنحضرت صلعم نے عرب کے وحشیوں کو نہ صرف انسان اور با اخلاق انسان بنایا بلکہ خدا رسیدہ اور خدا نما انسان بنا دیا۔ اور تمدنی و معاشرتی طور پر اُن کو ایک الٰہی نظام میں مربوط کرکے تمام دنیا کا انہیں استاد بنا دیا۔ فاضل مقرر نے اس سلسلہ میں تاریخی واقعات کو نہایت ایمان افروز رنگ میں بیان کیا اور بتلایا کہ آنحضرت صلعم کا پیدا کردہ انقلاب صرف ماضی میں ہی نہیں بلکہ آپؐ کی قوتِ قدسیہ کا فیضان قیامت تک ممتد اور جاری و ساری ہے۔ جس کا ایک زندہ نمونہ موجودہ دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی صورت میں ظاہر ہوا۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کی روحانی توجہ نبی تراش ہے۔ اور یہ سب ایسی خصوصیات ہیں جو دیگر تمام انبیاء میں آپ کے مرتبہ و مقام کو ممتاز کرتی ہیں۔ اس لئے کہ آپؐ خاتم النبیّن ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

دوسری تقریر مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے بعنوان

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقلال واقعات کی روشنی میں۔

کی موصوف نے اپنا خطاب تفصیلی واقعات سے مزیّن کرکے اصل حقیقت کو موثر اور دلنشین پیرائے میں بیان کیا۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز غارِ حرا میں نازل ہونے والی پہلی وحی کے واقعہ سے کرتے ہوئے بتایا کہ نئی ذمہ داری کے احساس کا جب حضرت خدیجہؓ کے پاس اظہار کیا تو آپؓ نے حضورؐ کو تسلی دلاتے ہوئے فرمایا کہ حضور کے اندر وہ سب خوبیاں موجود ہیں جو اس ذمہ داری کو ادا کرنے میں ممد و معاون ہیں۔ انہیں میں سے ایک "تکسب المعدوم" ہے۔ یعنی جو اخلاقِ فاضلہ دنیا سے معدوم ہو چکے تھے آپؐ کے اندر بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ انہی میں سے استقلال کا وصف ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے آنحضرت صلعم کی حیاتِ طیبہ سے وہ بیشتر تفصیلی حالات بتائے جب مخالفین نے آپ کے کام میں زبردست روکیں ڈالیں۔ آپ کی ایذا رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مال و دولت، لیڈری و بادشاہی، اور حسین سے حسین لڑکی سے شادی کرا دینے وغیرہ کا لالچ دیا۔ مگر نہ تو مخالفین کی ایذا رسانی حضورؐ کے پائے استقلال میں لغزش پیدا کر سکی نہ دُنیوی لالچ آپ کو جادۂ حق سے پھرا سکا۔ صاحب موصوف نے شعب ابی طالب میں ۲/۱ ۲ تین سال رہنے کا دردناک واقعہ۔ طائف میں معاندین کی بدسلوکی۔ اور پتھر مار مار کر لہو لہان کر دینے کی درد انگیز کیفیت پیش کی۔ پھر جن حالات میں آپؐ کو ہجرت کرنے پر مجبور ہونا پڑا اور مکہ چھوڑتے وقت جو حضورؐ کے قلبی احساسات تھے انہیں دلنشین پیرایہ میں بیان کیا۔ ہجرت کے بعد بھی یکے بعد دیگرے دشمن کے حملوں کا ذکر کیا۔ جس کی انتہا جنگِ احزاب میں ہوئی۔ جب سارا عرب مدینہ پر چڑھ آیا۔ پھر فتحِ مکہ کے موقعہ پر عورتوں کی بیعت لیتے وقت، ہندہ کا صاف اقرار بیان کیا کہ ہم لوگوں پر اب پورے طور پر یہ بات روشن ہو چکی ہے کہ آپ کا ایک خدا ہمارے کئی خداؤں پر غالب آ گیا اس لئے اب ہم شرک نہیں کر سکتے۔ جنگِ حنین میں دشمنوں کے خطرناک حملہ کے وقت حضورؐ کا اکیلے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب، کہنا حضور کے کامل استقلال اور پامردی کی زبردست دلیل ہے۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے اس حقیقت کو ثابت کیا کہ ۲۳ سال پہلے جب آپؐ نے مکہ میں توحیدِ باری کی تبلیغ کا آغاز کیا اور قدم قدم پر سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور ۲۳ سال بعد جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو آخری بلاوا آیا تو ایسا انقلاب آ چکا تھا کہ خدا کے بندے خدا کے حضور عبادت میں جھک چکے تھے اور جزیرۃ العرب سارا کا سارا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو چکا تھا۔ اور سب کی زبانیں آپؐ کے لئے درود و سلام سے تر تھیں۔

اس کے بعد عزیز محمد یوسف صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ عربی کلام "یا عین فیض اللّٰہ والعرفان"

(باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸/۱۷ شہادت ۱۳۵۳ ہش

مارکفیڈ کا کیلنڈر اور اخبار پرتاپ کا ایک ایڈیٹوریل نوٹ

حکومتِ پنجاب کے ایک تجارتی ادارہ مارکفیڈ نے پچھلے دنوں ایک کیلنڈر باتصویر شائع کیا۔ اس بارہ میں دہلی کے اخبار الجمعیۃ کی ایک خبر:۔

"نئی دہلی ۳ر اپریل۔ آج لوک سبھا میں ممبران نے اس قابلِ اعتراض کیلنڈر کا معاملہ اُٹھایا ہے جو کہ حکومت پنجاب کی ایک سرکاری ایجنسی نے شائع کیا ہے اور جس کو ممبرانِ پارلیمنٹ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ممبران نے کہا کہ اس کلنڈر میں قابلِ اعتراض تصویریں ہیں جو کہ فرقہ دارانہ اتحاد اور قومی یک جہتی کے خلاف ہے۔

وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے کہا کہ حکومتِ پنجاب نے شاید بلا وجہ اس کیلنڈر کو شائع کر دیا ہے۔ ویسے وہ غیر مذہبی حکومت ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس نازک مسئلہ پر بحث کا کوئی فائدہ نہیں۔ جہاں تک اطلاعات کا تعلق ہے اس کیلنڈر کی تقسیم کو روک دیا گیا ہے۔"

(ضمیمہ الجمعیۃ دہلی ۷۴/۴/۵ صـ۱)

اس سلسلہ میں روزنامہ پرتاپ جالندھر میں ایک ایڈیٹوریل نوٹ شائع ہوا جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس نوٹ کے جملہ مندرجات کے بارہ میں تو ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ ہر اخبار کی اپنی پالیسی ہوتی ہے اور ہر لکھنے والے کا اپنا اندازِ فکر ہوتا ہے۔ معاصر کے اس نوٹ میں متعدد باتوں سے اختلاف کے باوجود اس کی ایک بات ہمیں بہت پسند آئی ہے۔ ناقدر شناسی ہوگی اگر ہم ان کالموں میں اس بات کا کسی قدر تفصیل سے استحساناً ذکر نہ کریں۔

قبل اس کے کہ یہ بات تفصیلاً عرض کریں، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اخبارات میں شائع شدہ خبروں کی روشنی میں قارئینِ کرام اس کیلنڈر کے بارہ میں کچھ تفصیلات سے آگاہ ہو جائیں۔ تا انہیں ہماری بات کے سمجھنے میں سہولت رہے۔

اس کیلنڈر کے بارہ میں اخبار پرتاپ جالندھر مجریہ ۷۴/۴/۶ کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ:۔

"یہ ۱۲ اوراق کا باتصویر کیلنڈر ہے جس پر مغل دور میں سکھوں پر ہوئے مظالم کی تصاویر چھپی ہیں اور پہلے صفحہ پر چیف منسٹر گیانی ذیل سنگھ کی تصویر ہے جو کہ مارکفیڈ کی یہ کیلنڈر نکالنے پر تعریف کر رہے ہیں۔" (صـ۲)

اس خبر کا پہلا حصّہ اس طرح پر ہے:۔

"چنڈی گڑھ ۵ر اپریل (خاص نمائندہ سے) پنجاب سرکار نے مارکفیڈ کی طرف سے شائع کردہ کیلنڈر کی مزید تقسیم بند کر دی ہے جس کے بارہ میں لوک سبھا میں گزشتہ روز زبردست چرچا ہوئی تھی۔ ایک سرکاری ترجمان نے اس بارے ایک پریس کانفرنس میں یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ابھی اس کیلنڈر کو واپس لے لینے یا اس پر پابندی لگانے کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔" (ایضاً)

روزنامہ پرتاپ کے اسی صفحہ پر دوسری جگہ ایک اور خبر اس طرح شائع ہوئی:۔

"چنڈی گڑھ ۵ر اپریل۔ پنجاب کے مکھیہ منتری گیانی ذیل سنگھ نے آج کہا کہ مارکفیڈ کے کیلنڈر کا معاملہ اب ختم ہو گیا ہے۔ اس پر کچھ حکمرانوں کے خلاف تصاویر ہیں۔ جتنا چھپ چکا ہے اس کے بعد اور نہیں چھپے گا۔" (۷۴/۴/۶ صـ۲)

اسی اخبار میں اگلے روز جو خبر شائع ہوئی وہ بھی ملاحظہ فرمالیں:۔

"لدھیانہ ۵ر اپریل (خاص نامہ نگار سے) مکھیہ منتری گیانی ذیل سنگھ نے آج یہاں ایک پریس انٹرویو میں مارکفیڈ پنجاب کی طرف سے شائع کئے گئے باتصویر کیلنڈر بارے سوالات پوچھے جانے پر کہا کہ اس کیلنڈر پر چھپی تصاویر تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں اور عجائب گھر سے لی گئی ہیں۔ اور ان کا تعلق اس وقت کی حکومت اور جنتا سے ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا پنجاب سرکار کیلنڈر کی اشاعت پر کوئی پابندی لگانا نہیں چاہتی۔" (پرتاپ جالندھر ۷۴/۴/۷ صـ۳)

خبروں کے اسی پس منظر میں اب آپ معاصر پرتاپ کے ایڈیٹوریل نوٹ کے کچھ حصّے ملاحظہ فرمائیں۔ نفسِ واقعہ کے بارے میں معاصر نے اپنے مخصوص انداز میں لکھا ہے:۔

"پچھلے دنوں مارکفیڈ نے ایک کیلنڈر شائع کیا جس میں سکھ اتہاس کے وہ واقعات پیش کئے جن کے ذریعہ اُن ناقابلِ بیان مظالم کی کہانی سامنے آجاتی ہے جو مسلم حکمرانوں نے سکھوں پر ڈھائے تھے۔ جو واقعات پیش کئے گئے ہیں وہ تمام کے تمام ہمارے اتہاس کا ایک جزو بن چکے ہیں۔ اور جب تک یہ اتہاس موجود ہے ان واقعات کو اس میں سے نکالا نہیں جا سکتا۔ لیکن لوک سبھا کے کچھ ممبران نے اس کیلنڈر پر اعتراض کیا اور کہا کہ اس کی وجہ سے فرقہ وارانہ جذبات مشتعل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اس کیلنڈر کی تقسیم فوراً بند کی جائے۔ اس پر وہاں اتنا ہنگامہ ہو گیا کہ پردھان منتری کو بھی مداخلت کرنی پڑی۔ اور یہ اعلان کرنا پڑا کہ وہ پنجاب سرکار سے کہہ کر اس کیلنڈر کی تقسیم بند کرا دیں گی۔"

(پرتاپ ۵ر اپریل ۱۹۷۴ء صـ۳)

اس بات کا تجزیہ کرتے ہوئے معاصر نے آگے چل کر اپنی طرف سے دو طبعی سوال اُٹھا کر لکھا ہے:۔

"اس کیلنڈر پر دو قسم کے اعتراض ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جب کوئی سرکاری یا نیم سرکاری سنستھا کوئی کیلنڈر یا اسی قسم کا کوئی لٹریچر شائع کرتی ہے تو اس میں صرف ایک ہی فرقہ کی تاریخ کے واقعات کیوں بیان کئے جائیں۔ پنجاب میں سکھوں کے علاوہ اور لوگ بھی رہتے ہیں کیا ان کی کوئی تاریخ نہیں ہے؟ اور کیا اس تاریخ کا کوئی بھی ایسا واقعہ نہیں جو کیلنڈر کی شکل میں پیش کیا جائے؟"

دوسرے اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

"لیکن کچھ لوگ ایک دوسرا اعتراض بھی کرتے ہیں۔ اور یہی لوک سبھا میں بھی اُٹھایا گیا وہ یہ کہ جو واقعات اس کیلنڈر میں تصویروں کی شکل میں دکھائے گئے ہیں اُن کے ذریعہ فرقہ وارانہ جذبات مشتعل ہو سکتے ہیں۔ یہ کچھ حد تک صحیح ہے۔ لیکن جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں وہ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ تاریخ جیسی بھی ہے اسی شکل میں پیش کی جانی چاہیئے پرانی تاریخ کو آج اگر کوئی بدلنا چاہے تو بدل نہیں سکتا۔" (ایضاً)

اسی نوٹ میں آگے چل کر اُن مبیّنہ مظالم کی کسی قدر تفصیل دی گئی ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ یہ باتیں کہاں تک تاریخی نوعیت کی ہیں یا کس قدر حقیقت ان میں موجود ہے یا نہیں، لیکن جس صورت میں کہ ہمارے ملک کا نظامِ حکومت سیکولر قرار پایا تو رائج الوقت نظامِ حکومت اور ملک کے حالاتِ حاضرہ کے صحیح تقاضا کے مطابق جب بھی کوئی سنجیدہ مزاج اس طرح کے سوالات کا جائزہ لیتا ہے جو معاصر نے بیان کئے تو بے ساختہ طور پر اس کے قلم سے وہی کچھ لکھا جاتا ہے جس کے بارہ میں اس کا اپنا ضمیر اُسے پُرامن اور صحیح نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور کرتا ہے۔ چنانچہ معاصر پرتاپ بھی اپنے انداز میں اسی ساری بات کا تجزیہ کرتے ہوئے جب اس مقام پر پہنچے تو بیساختہ طور پر وہ بھی لکھ گئے کہ:۔

"یہ صحیح ہے کہ جب اس قسم کے واقعات سامنے آتے ہیں تو مسلمانوں کے لئے بھی ایک پریشانی ہوتی ہے۔ کئی بار وہ جھینپتے ہیں اور کئی بار اس قسم کے واقعات کی وجہ سے فرقہ وارانہ تناؤ بھی پیدا ہوتا ہے۔"

اتنا لکھ کر معاصر نے پارلیمنٹ کے اُن ممبران کے خیالات کی گویا تصدیق کر دی جنہوں نے کیلنڈر میں شائع شدہ تصاویر کے بارے میں اس بات کا اندیشہ ظاہر کیا کہ "اُن کے ذریعہ فرقہ وارانہ جذبات مشتعل ہو سکتے ہیں۔" یہی وجہ ہے کہ معاصر نے اس طبعی پیچیدگی کا حل نکالتے ہوئے جو کچھ کہا ہے وہ قابلِ قدر بھی ہے اور ہمارے ملکی حالات کے لحاظ سے بیحد ضروری بھی۔ لکھتے ہیں:۔

"لیکن تاریخ آخر تاریخ ہے۔ ہم کیوں نہ اپنے آپ کو اب ایک ایسے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں کہ پُرانے واقعات کا موجودہ حالات پر کوئی اثر نہ ہو۔ اگر ہم ان واقعات کی بنا پر جو اڑھائی تین سو برس پہلے ہو چکے ہیں، آج آپس میں لڑنا شروع کر دیں تو اس سے بڑی حماقت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ دانشمندی اسی میں ہے کہ جو پُرانی باتیں ہو چکی ہیں انہیں یہ سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے کہ جو لوگ ان کے لئے ذمہ دار تھے اُن کا زمانہ گذر چکا ہے۔ انہوں نے کیوں اور کن حالات میں یہ سب کچھ کیا تھا آج اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ نہ اُن پُرانے واقعات کی وجہ سے آج اپنا دماغی توازن کھونے کی ضرورت ہے۔" (ایضاً)

جزاک اللہ خیراً۔ کیا پیاری اور پُراز حقیقت بات کہی!! کہنے دیجیئے ہمارے ملک کو بس اسی بات کی اس وقت بڑی ضرورت ہے۔ ملک میں ہر قسم کے فرقہ وارانہ تناؤ کے ماحول کو ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم کر دینے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی بہتر اقدام نہیں۔ اور بقول معاصر دانشمندی بھی یہی ہے۔ بلاشبہ یہ ایسی بات ہے جسے بار بار ہموطنوں کے سامنے پیش کیا جانا چاہیئے جب ہمارے ہم وطن پہلے وقتوں کے اور موجودہ وقت کے مختلف النوع واقعات و حالات کی حقیقت سے پورے طور پر آگاہ ہو جائیں گے تو کسی طرح کا تناؤ بھی پیدا نہ ہوگا۔

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے یہی دانشمندی کی بات ان کی پیاری کتاب قرآنِ مجید میں آج سے چودہ سو سال پہلے ریکارڈ ہو چکی اور مسلمانوں کو اس امر کی تعلیم دی گئی ہے کہ پہلے زمانہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ غلبۂ اسلام کا ایک عظیم منصوبہ ہے جو ہمارے کمزور ہاتھوں میں دیا گیا ہے

اس وقت تک جو وعدے موصول ہوئے ہیں ان کی رقم چار کروڑ روپے تک پہنچ چکی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک

میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس میں اس قدر برکت ڈالے گا کہ عملاً نو کروڑ روپے جمع ہو جائیں گے

دعائیں کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے آلہ کار بن کر غلبۂ اسلام کا ذریعہ اور اس کی رحمتوں کے وارث بن جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ ۱۵ ر تبلیغ ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۵ ر فروری ۱۹۷۴ء بمقام مسجد [illegible] ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رحمتوں اور برکتوں کا حقیقی سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے ہر خیر اسی سے ملتی ہے۔ اور وہی ہر خیر کے حصول کے لئے راہیں متعین کرتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمارے لئے حصولِ خیر کی ان راہوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں اُمتِ محمدیہ کیلئے قیامت تک

خیر و برکت کے سامان

رکھے گئے ہیں۔ اس خیر کے حصول کے لئے بھی جماعتِ احمدیہ کوشش کر رہی ہے اور وہ اس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی طرف لوگوں کو توجہ دلانے کے لئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ میں کچھ عرصہ سے گھوڑوں کی طرف، گھوڑے پالنے کی طرف، گھوڑ سواری کی طرف اور گھوڑوں کی پرورش کی ذمہ داریوں کی طرف جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں۔ چنانچہ آج سے گھوڑ دوڑ کے تیسرے سالانہ مقابلے شروع ہو رہے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پچھلے سال کی نسبت اس سال زیادہ گھوڑے آئے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی منتظم ہے۔ میں نے پچھلے سال انہیں کہا تھا کہ کم از کم چار سو گھوڑے تو اس مقابلے میں شامل ہونے چاہئیں اس دفعہ چار سو تک تو نہیں پہنچے، سو تک پہنچے ہیں۔ اور اچھا ہوا ابھی چار سو تک نہیں پہنچے کیونکہ اس تھوڑی تعداد ہی نے بعض ضرورتوں کی طرف توجہ دلا دی ہے۔ اور وہ یہ کہ گھوڑے خواہ چند روز کے لئے ہی جمع ہوں ان کے ٹھہرانے کا صحیح انتظام ہونا چاہیئے تاکہ وہ پوری طرح صحت کے ساتھ اپنے مقابلوں میں حصہ لے سکیں۔

پس اگر چار سو گھوڑوں نے ایک وقت میں ربوہ میں ٹھہرنا ہے تو چار سو گھوڑوں کے لئے پرانے طرز کی ایک یا ایک سے زائد سرائے ہونی چاہئیں۔ جہاں گھوڑے بھی رہیں اور ان کے مالکوں کے ٹھہرنے کے لئے کمرے بھی ہوں۔ میں نے منتظمین کو اس طرف توجہ دلائی ہے اس کا جلد انتظام ہونا چاہیئے۔ ایک حصہ کا تو (یعنی کچھ گھوڑوں کے لئے تو) انشاء اللہ جلد ہی انتظام ہو جائے گا۔ کیونکہ دوستوں کو جب گھوڑے رکھنے اور ان کے استعمال کا شوق پیدا ہوگا تو گاؤں کے رہنے والے دوست پچیس تیس میل سے گھوڑوں پر

جمعہ کی نماز

پڑھنے کے لئے یہاں آجایا کریں گے۔ اس لئے ایسی جگہ کا انتظام ہونا چاہیئے جہاں پندرہ بیس گھوڑے جمعہ والے دن باندھے جا سکیں۔ اور ان کے خوراک کا انتظام ہو۔ یہ بھی دار الضیافت کا ایک حصہ ہے۔

مجھے یاد ہے دریائے بیاس کے کنارے پر جب ہماری جماعتیں مضبوط ہوئیں۔ تو وہاں کے بہت سارے زمیندار دوست آٹھ میل، دس میل بلکہ بعض پندرہ میل سے گھوڑوں پر سوار ہو کر جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے قادیان آجایا کرتے تھے۔ بعض لوگ ایسے بھی تھے جو اپنی بچھیریوں پر سوار ہو کر قادیان پہنچتے اور قریباً ہر نماز جمعہ میں شامل ہوتے تھے۔ اور اس طرح ان کی

عام دینی اور دنیوی معلومات

کا معیار بہت بلند ہو گیا تھا۔

تاہم یہ تو گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں ضمناً بات آگئی ہے [illegible] سے پھر توجہ دلائی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس خیر کے حصول کی طرف بھی امتِ محمدیہ کو توجہ کرنی چاہیئے اور ہم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ خادم ہیں ہمیں بالخصوص اس منبع سے بھی خیر اور برکت کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتِ احمدیہ کے سامنے جو

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

رکھا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک دو باتیں میں اس وقت کہنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس وقت تک جو وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ اُن کی رقم قریباً

چار کروڑ روپے

تک پہنچ چکی ہے۔ الحمد للہ۔ تاہم ابھی ہمارے اندرونِ ملک سے بھی بہت سے مقامات بلکہ بہت سے ضلعوں کے مجموعی وعدے بھی نہیں ملے۔ اس لئے کہ وعدہ کرنے اور وعدوں کو یہاں پہنچانے کی میعاد شوریٰ تک رکھی گئی ہے۔ اور بیرونِ ملک جن چالیس پچاس ممالک میں احمدی بستے ہیں، اُن میں سے بھی میرے گذشتہ سے پیوستہ خطبہ جمعہ کے بعد [illegible] ملک کے وعدے پہنچے ہیں۔ اور وہ بھی غالباً پہلی قسط کے طور پر ہیں۔ گویا [illegible] ممالک سے بھی وعدے آنے والے ہیں۔

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ بعض بیرونی ممالک میں بھی اتنی مضبوط جماعت ہائے احمدیہ قائم ہو چکی ہیں کہ اُن کے سالانہ بجٹ تیس لاکھ روپے سے بھی زائد ہوتے ہیں۔ یعنی صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے [illegible] بجٹ کا پچاس فیصد! غرض بڑی مضبوط اور قربانی کرنے والی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان کی طرف سے بھی اس منصوبے کے وعدوں کی ابھی اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دل میں اب یہ جو خواہش پیدا ہوئی ہے کہ

اڑھائی کروڑ کی اپیل

میں اللہ تعالیٰ اس قدر برکت ڈالے کہ عملاً نو کروڑ روپیہ جمع ہو جائے۔ اس کے پورا ہونے کے آثار نظر آرہے ہیں۔ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ کم از کم اتنی رقم اگلے پندرہ سولہ سال میں ضرور جمع ہو جائے گی۔ اس سکیم کے بہت سے حصے ایسے ہیں (جنہیں بعد میں کسی وقت بیان کروں گا اور) جن کی وجہ سے آمد زیادہ ہو جائے گی۔

یہ منصوبہ جس وقت میرے ذہن میں آیا تو بعض دوستوں نے بھی مشورہ دیا اور میرے دماغ

...نے بھی اس کے متعلق سوچا اور مطالعہ کیا۔ اس دوران میں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعض فرمان

...بھی میری نظروں سے گذرے۔ اس وقت یہ ایک لحاظ سے مبہم سا منصوبہ تھا۔ کیونکہ تفاصیل تو ذہن میں نہیں تھیں۔ اور نہ آسکتی تھیں۔ بس یہ خواہش تھی کہ نہ صرف یہ کہ صد سالہ جشن منایا جائے بلکہ جماعت احمدیہ کی زندگی میں جب دوسری صدی شروع ہو اور وہ صدی جیسا کہ میں گذشتہ خطبہ میں بتا چکا ہوں

"غلبۂ اسلام" کی صدی

ہے اس لئے اس کا استقبال کرنے، اس کے کاموں کی بنیاد رکھنے اور ان کو مضبوط کرنے کے لئے ہمیں اگلے پندرہ سولہ سال میں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔

جلسہ سالانہ کے بعد بعض باتیں علم میں آئیں لیکن جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ پر بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی اور توفیق دی تو اس منصوبہ کی تفاصیل انشاء اللہ مجلس مشاورت میں جماعت کے سامنے رکھی جائیں گی۔ اس لئے یہ منصوبہ جو ایک خاکہ کی صورت میں پیش کیا گیا تھا اس کے متعلق تفصیلی باتیں تو مجلس شوریٰ پر پیش ہوں گی۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ دعا کی تحریک کی غرض سے دوستوں کے سامنے جس حد تک ان باتوں کو ظاہر کرنا ممکن ہے ان کو ظاہر کر دوں۔

اس وقت تک

اسلام کی اشاعت

کی جو جدوجہد تھی اس کی شکل حقیقی طور پر بین الاقوامی گروہوں کی بین الاقوامی کوشش کے خلاف نہیں تھی۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعویٰ کیا تو پہلے پنجاب نے اور پھر سارے ہندوستان نے مخالفت کی۔ اور لوگوں نے کوشش کی کہ اس آواز کو دبا دیا جائے جس کو آسمانوں سے اسلام کو غالب کرنے کے لئے اس دنیا میں مہدی معہود کے منہ سے بلند کروایا تھا۔ پس پہلے پنجاب میں اس آواز کو دبانے کے لئے، غلبۂ اسلام کی اس جدوجہد کے راستہ میں روکیں ڈالنے کے لئے مخالفت شروع ہوئی۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد سارے ہندوستان میں مخالفت شروع ہوگئی۔ ۱۹۴۷ء تک یہی حالت رہی۔ پھر بیرون پاکستان بھی اللہ تعالیٰ ہی کے فرشتوں نے کوئی ایسی تحریک کی کہ جماعت احمدیہ کی طرف اور جماعت کے اس مقصد کی طرف جس کی خاطر

مہدی معہود کی بعثت

ہوئی تھی، افراد کو، خاندانوں کو، توجہ پیدا ہونی شروع ہوئی اور ایسی جگہوں پر بھی جہاں ہمارے علم کے مطابق نہ کوئی مبلغ پہنچا تھا اور نہ کتب پہنچی تھیں۔ لیکن کسی ذریعہ سے احمدیت کا پیغام پہنچا تھا۔ وہاں اکا دکا افراد اور خاندان احمدی ہونے لگے تو ان کی تعداد تھوڑی تھی لیکن غلبۂ اسلام کی تحریک آہستہ آہستہ وسعت اختیار کرنے لگی۔ گویا غلبۂ اسلام کی وہ آواز جو قادیان سے بلند ہوئی تھی، وہ ہندوستان سے باہر نکلی اور دنیا کے اکثر ممالک میں پھیلنے لگی۔ چنانچہ جب وہاں اکا دکا لوگ احمدی ہوئے تو ان کی مخالفت بھی بڑی معمولی سی تھی۔ یعنی جس ملک میں کوئی اکا دکا احمدی ہوتا اس ملک کی مجموعی مخالفت سامنے نہیں آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ اشاعت اسلام کے لئے اپنی تدبیر کرتا ہے۔ اس لئے ایسی مخالفت کہیں بھی اور کسی شکل میں بھی کسی ملک میں پیدا نہیں ہوئی تھی جو ہماری کوششوں کو کسی ایک محدود دائرے میں کلیۃً ناکام بنا دے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں بڑھنے لگیں۔ اور بعض ممالک میں جیسا کہ میں نے بتایا ہے، ہماری جماعتیں تعداد کے لحاظ سے وہاں کی آبادی میں دس فیصد سے زیادہ ہیں۔ اور مالی قربانیوں کا یہ حال ہے کہ بعض

چھوٹے چھوٹے ملک کی جماعتوں کا بجٹ

تیس لاکھ سے زیادہ ہوتا ہے۔ ان کی آبادی ہمارے مقابلہ میں دس فیصد ہے۔ لیکن بجٹ ہمارے مقابلہ میں پچاس فیصد ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی قربانی دینے والی جماعتیں قائم ہوگئیں۔ جب یہ صورت پیدا ہوئی تو پھر ہر اس ملک میں جہاں احمدیت کو ترقی ہو رہی تھی مخالفت شروع ہوگئی۔ تاہم مخالفت سے گھبراہٹ کبھی پیدا نہ ہوئی۔ کیونکہ مخالفت کا پوری جدوجہد کے ساتھ مقابلہ کرنا تو

ہماری زندگی کا ایک ضروری حصہ

ہے۔ بہرحال جب ہماری اجتماعی زندگی میں توانائی پیدا ہوئی تو مخالفت میں زور پیدا ہوا اور ہونا بھی چاہیئے تھا۔ گویا ہر وہ ملک جس میں جماعتیں قائم ہوئیں وہ جماعتی کوششوں کے خلاف کھڑا ہو گیا۔ مثلاً افریقہ کے بہت سے ممالک میں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہوئیں۔ اور انہوں نے ترقی کی اور انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقبولیت حاصل ہوئی تو وہاں کے لوگوں نے (غیر مسلموں نے بھی اور ان مسلمانوں نے بھی جنہوں نے ابھی تک حقیقت کو نہیں پایا) مخالفت شروع کر دی اور جوں جوں جماعت بڑھتی گئی، اس مخالفت میں شدت پیدا ہوتی چلی گئی۔ لیکن مخالفانہ عنصر اسی ملک کے ساتھ تعلق رکھتا تھا جس میں جماعتیں قائم تھیں۔ یعنی ہر ملک میں

جماعت احمدیہ کی مخالفت

مقامی نوعیت کی حامل تھی۔ اور گذشتہ جلسہ سالانہ تک یہی حالت رہی۔ جلسہ سالانہ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ ڈالا۔ اور اس کے متعلق بڑے زور کے ساتھ یہ تحریک ہوئی کہ جلسہ سالانہ پر اس کا اعلان کر دیا جائے کہ اگلے پندرہ سولہ سال بڑے اہم ہیں۔ بڑے سخت ہیں۔ بڑی قربانیوں کے سال ہیں۔ خود کو سنبھالنے کے سال ہیں۔ نئی نسلوں کی ازسرِنو تربیت کرنے کے سال ہیں۔

چنانچہ جلسہ سالانہ پر جب صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا اعلان کیا گیا تو اس کے بعد بعض ایسی اطلاعات موصول ہوئیں کہ جن کو پا کر دل میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے چشمے پھوٹے۔ اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے۔ ہمیں علم نہیں تھا۔ لیکن اس کو علم تھا۔ اس نے جماعت کو اس طرف متوجہ کر دیا کہ قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اب جماعت احمدیہ کی طرف سے غلبۂ اسلام کی اس عظیم اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہونے والی جدوجہد کی مخالفت ایک نئی شکل میں اور ایک اور رنگ میں شروع ہوئی ہے۔ اور وہ بین الاقوامی متحدہ کوشش کی شکل میں ہے۔ پہلے ہر ایک ملک اپنے ملک میں مخالفت کر رہا تھا۔ یہاں بھی مخالفت تھی اور زیادہ سے زیادہ یہ ہوا کہ بعض لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کے خلاف مکہ اور مدینہ سے کفر کے فتوے حاصل کر لئے۔ لیکن اس کفر کے فتووں کی مہم کے نتیجہ میں جماعت میں کمزوری پیدا نہیں ہوئی۔ بہرحال ملک ملک میں مخالفت تھی۔ یہ کہ ممالک اکٹھے ہو کر جماعت کی متحدہ مخالفت کریں، اس رنگ میں جماعت کو مخالفت کا مقابلہ نہیں کرنا پڑا۔

میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے اسلام کو غالب کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ

بہت بڑا منصوبہ

ہے۔ یہ اتنا بڑا منصوبہ ہے جو آسمانوں سے اترا اور انسان کے کمزور ہاتھوں میں دیا گیا ہے، کہ اگر خدا تعالیٰ کی رحمتوں، اس کی طاقتوں اور قدرتوں اور اس کے غالب اور قہار ہونے پر توکل نہ ہو تو اس کا تخیل و تصور ہی انسان کو پاگل بنا دیتا ہے۔ لیکن جہاں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کرنے کا اتنا عظیم منصوبہ مہدی معہود کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں دیا وہاں ہر احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر توکل پیدا کیا کہ وہ تمام عقلی پہلوؤں کو اپنے پاؤں تلے روندتے اور خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھا۔

ظاہر ہے کہ پہلے صوبے کی مخالفت تھی۔ پھر ملک کی مخالفت تھی۔ پھر ملک ملک کی مخالفت تھی۔ مخالفت میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ اب ممالک کے اکٹھے ہو کر مقابلے میں آجانے کا جو منصوبہ ہے اس سے بڑھ کر اس کرۂ ارض پر اور کوئی منصوبہ تصور میں بھی نہیں لایا جا سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جو خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے اور اسی پر اپنا توکل رکھتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ غلبۂ اسلام کی آخری گھڑی قریب آگئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ جب منصوبہ اپنی انتہا کو پہنچا تو ہمارے ہر دل نے یہ کہا ؎

نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

اب اس بین الاقوامی منصوبہ کے خلاف جماعت نے اسلام کو کامیاب اور غالب اور فاتح کرنے کے لئے ایک

بین الاقوامی جہاد

کرنا ہے۔ اس جہاد کے لئے آپ کو تیار ہونا چاہیئے۔ اس کی تفاصیل تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی رحمت پر توکل کرتے ہوئے مجلس شوریٰ میں پیش کروں گا۔ لیکن اس وقت اس مرحلے پر کہ پہلے ہمیں خدا نے کہا کہ بہت بڑے پیمانے پر قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور پھر ہمارے علم میں بعد میں یہ بات آئی کہ ایک بین الاقوامی منصوبہ کئی ملکوں نے اکٹھے ہو کر بنایا ہے کہ اسلام غالب نہ ہو۔ اس کی کوشش دونوں طرف سے ہوئی ہے۔ جو مسلمان ہیں وہ تو اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ وہ حقیقت کو سمجھتے نہیں۔ اور جو غیر مسلم ہیں وہ اس لئے کہ وہ ہمیشہ سے اسلام کو مٹانے کی کوششیں کرتے چلے آئے ہیں۔ اور اب ان کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں ان کے مذہب پر اسلام غالب نہ آجائے۔ اور جو دہریہ ہیں وہ کہنے لگ گئے ہیں کہ اس وقت دنیا میں دہریت اور اشتراکیت کے رستے میں انہیں ایک ہی روک نظر آتی ہے اور وہ

جماعت احمدیہ ہے۔
پس ایک

بین الاقوامی متحدہ حملے کا منصوبہ

بنایا گیا ہے تا اسلام دُنیا پر غالب نہ آئے۔ اس بین الاقوامی منصوبہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی منشاء سے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" بنایا گیا ہے۔ جس کی رُو سے مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ غیر مسلموں کی طرف سے یہ انتہائی مخالفت نشاندہی کرتی ہے اس بات کی کہ اسلام کے انتہائی غلبہ کے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے نزدیک آ گئے ہیں۔

ہم نے تو اڑھائی کروڑ روپے کا سوچا تھا اور اسی وقت (جلسہ سالانہ پر) اپیل بھی یہی کی تھی۔ مگر ساتھ ہی کہہ دیا تھا کہ یہ رقم پانچ کروڑ روپے تک پہنچ جائے گی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نظر آ رہا ہے کہ یہ فنڈ اس سے بھی آگے نکلے گا۔ شاید نو کروڑ روپے تک چلا جائے۔ لیکن اصولی طور پر جو چیز مجھے نظر آئی اور جس نے میرے دل میں حمد کے جذبات پیدا کر دیئے اور میں چاہتا ہوں کہ احباب جماعت بھی اللہ تعالیٰ کی حمد میں میرے ساتھ شریک ہوں وہ یہ تھی کہ یہ جو اڑھائی سے پانچ کروڑ تک اور پھر پانچ سے نو کروڑ روپے تک جمع ہونے کی اُمید پیدا ہوگئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اگر ہم

اخلاص کے ساتھ

اور پاک نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی قربانیاں پیش کریں گے تو اسلام کے غلبہ کے لئے خدا کے نزدیک جس قدر بھی مادی ذرائع کی ضرورت پیدا ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا کئے جائیں گے۔ اور اس کام کے لئے جس قدر دُعاؤں کی ضرورت ہوگی، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو یہ توفیق عطا کرے گا کہ وہ دُعائیں کریں تاکہ جہاں تک ہمارے امکان میں ہے، ہم تدبیر اور دُعا کو انتہا تک پہنچا دیں۔ اور خدا تعالیٰ کا آلہ کار بنتے ہوئے اسلام کو دُنیا پر غالب کرنے کا ذریعہ بنیں۔ اور اس کی رحمتوں کے وارث بن جائیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو!"

درخواست دُعا: مکرم سید عبدالہادی صاحب اورنگ آباد کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ملک صلاح الدین قادیان

گھوڑوں کے مقابلوں سے ہماری غرض یہ ہے کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے

اس سال گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ گھوڑوں کی تعداد اور معیار کے لحاظ سے گزشتہ سال سے بہت بہتر رہا ہے

تیسرے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے افتتاح اور اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات

افتتاحی خطاب

مورخہ ۱۵؍ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش (فروری ۱۹۷۴ء) ساڑھے چار بجے شام تعلیم الاسلام کالج گراؤنڈ میں تیسرے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل خطاب فرمایا تھا:-

تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتا ہوں اور اسی سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے ہماری اس سعی کو بابرکت کرے۔ اور ہر قسم کے حادثات سے گھوڑے کو بھی اور سوار کو بھی اور ہم سب کو بھی محفوظ رکھے۔ اور اس وقت دُنیا جن حوادث میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن سے نجات کے بھی سامان پیدا کرے۔ آمین۔

اختتامی خطاب

بتاریخ ۱۷؍ تبلیغ ساڑھے چار بجے شام

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"اس گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے متعلق میرے تاثرات یہ ہیں کہ امسال کا یہ مقابلہ پہلے کی نسبت گھوڑوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی اور معیار کے لحاظ سے بھی گزشتہ سال سے بہت بہتر رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس مقابلے کا جو نظام ہے اس میں چونکہ نئے آدمی تھے اس لئے اتنا اچھا نہیں تھا جتنا کہ

ایک احمدی نظام کا اعلیٰ معیار

ہونا چاہیئے۔ تیسرے یہ کہ جو کام کرنے والے تھے اُن میں سے اگر سارے نہیں تو بہت بھاری اکثریت اُن منتظمین کی بھی جو گھوڑے کی دُم اور سر میں فرق نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اُوپر ایک اور کمیٹی مشورہ کے لئے اور ہدایات دینے کے لئے مقرر کر دی۔ یہ کمیٹی سات افراد پر مشتمل ہوگی۔ جن میں سے بعض کے ناموں کا میں اس وقت اعلان کر دیتا ہوں۔ اس کمیٹی کے صدر مرزا طاہر احمد صاحب ہوں گے۔ چوہدری بشیر احمد صاحب شیخوپورہ اور میاں عبدالسمیع صاحب نون سرگودہا۔ اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔ باقی ممبر بعد میں لے لئے جائیں گے۔

نیز میں یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ ہر وہ ضلع جس کے ستر سے زیادہ گھوڑے اس مقابلہ میں شامل ہوں گے اس ضلع کو

ایک ہزار روپیہ انعام

دیا جائے گا۔ اور ہر وہ گاؤں جس سے دس سے زیادہ گھوڑے اس مقابلے میں شامل ہوں گے ان میں سے جو سب سے زیادہ گھوڑے بھیجنے والا گاؤں ہوگا۔ اس کو سونے کا تمغہ دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یاد رہے کہ میں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ جماعت کے پاس دس ہزار گھوڑے ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کو جلد ہی میری اس خواہش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے خلوص نیت کو قبول فرمائے اور دلوں میں خلوص نیت پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ دُنیا گھوڑوں کے مقابلے کرواتی ہے۔ ہم بھی کرواتے ہیں لیکن ایک فرق ہے۔ ہم یہ مقابلے اس لئے کرواتے ہیں کہ ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح

اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھوڑے کی پیشانی میں اُمت محمدیہ کے لئے قیامت تک برکات رکھی گئی ہیں۔ پس اگر ہم نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت برکت حاصل کرنے کے لئے یہ مقابلے کروانے ہیں تو گھوڑوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات ہیں اُن پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ آپ نے گھوڑے کی دُم کاٹنے سے بھی منع فرمایا ہے اور گھوڑے کے ایال کے بال کاٹنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ احمدی گھوڑوں کی (یعنی جو احمدیوں کی ملکیت میں ہیں) نہ دُمیں کاٹیں اور نہ ایال کاٹیں۔ میں اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسلامی لٹریچر کے اقتباسات جمع کروائے ہیں جو ایک بڑی موٹی کتاب پر مشتمل ہیں۔ (یہ مسودہ ہے چھپا نہیں) میں اُمید رکھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ہم ایک سال کوئی نہ کوئی دوست حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نہ کوئی زرین ارشاد یا دلچسپ اور سبق آموز واقعہ اخبار میں شائع کراتے رہیں گے۔

جو انعامات، فہرست تیار کردہ میں ہیں اُن کے علاوہ

بھی میں کچھ انعام اپنی طرف سے دیا کرتا ہوں وہ میں دوں گا۔ اُن کے نام میں پڑھ دیتا ہوں۔

(۱) ملک محمد نواز صاحب
(۲) ملک غلام عباس صاحب
(۳) الٰہ داد صاحب
(۴) ملک احمد ممتاز خان صاحب
(۵) مہر بشیر احمد صاحب
(۶) ملک ظفر اقبال صاحب
(۷) مبشر احمد صاحب وریام
(۸) چوہدری ناصر احمد صاحب
(۹) چوہدری ثناء اللہ صاحب
(۱۰) ایک انعام تھر پارکر سے گھوڑا لے کر آنے والے دوست کے لئے ہے لیکن ان کو چوٹ آگئی ہے۔ وہ اس وقت یہاں موجود نہیں۔ اُن کے علاوہ احمد خان صاحب اور عبد البصیر صاحب کو بھی میں اپنی طرف سے انعام دوں گا۔ سپیشل ورڈ کا انعام چوہدری بشیر احمد صاحب شیخوپورہ اور اللہ داد صاحب کو دُوں گا۔ جو میں نے انعام دینے ہیں وہ تو بعد میں دوں گا پہلے نظام کی طرف سے جو انعامات ہیں وہ تقسیم ہوں گے"۔

تقسیم انعامات اور پھر حضور کی اقتداء میں اجتماعی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی ⁂

◎

قادیان میں بابرکت جلسہ سیرت النبی صلّی اللہ علیہ وسلم کی پُرعظمت تقریب بقیہ صفحہ اوّل

خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عورتوں پر احسانات

کے موضوع پر تقریر کی۔ اس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کے حالات قرآن مجید سے پیش کرتے ہوئے اس طبقہ کی تربیت اور اصلاح کے لئے حضورؐ کے احسانات کا ذکر کیا۔ نیز عیسائیت کے بلند بانگ دعاوی، یورپ کے معترضین کے اعتراضات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ کس طرح دُنیا آپ کی تعلیم کی برتری ماننے پر مجبور ہوئی ہے۔ اور آپؐ کی تعلیم کو اپناتی جا رہی ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد عزیز عبد الوکیل نے نظم سنائی۔

نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کو

آپؐ کی دُعاؤں کے آئینہ میں

پیش کیا۔ اسلام کے بول بالا اور اصلاحِ خلق کے لئے آپؐ کی دُعاؤں کی قبولیت کی امتیازی شان کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ دورانِ تقریر میں ہر احمدی کو اپنی اولاد کی اصلاح۔ احمدیت اور اسلام کی سربلندی اور حضرت امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہنے کی تحریک کی۔

آخری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل نے

شمائلِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم

کے موضوع پر کی۔ موصوف نے ہر خُلق اور عادتِ مبارک کو دقت کی رعایت کے مدنظر بیان کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ دورانِ تقریر میں سیرتِ طیبہ کے مختلف خاص خاص پہلوؤں حضور کی مثالی صفائی۔ پیارے اندازِ تکلم۔ پُر اثر طرزِ معاشرت۔ سادگی۔ شفقت علیٰ خلق اللہ اور مہمان نوازی۔ عفو و درگذر اور غیرتِ دینی پر جامع طور پر واقعاتی رنگ میں روشنی ڈالی۔

آخر میں صدرِ محترم نے

صدارتی خطاب

میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ و ارفع شان اور مقام محمدیت کی بارگاہِ ربّ العزت میں عزت و عظمت پیش کر کے حاضرین میں جوشِ عمل کی مؤثر تحریک فرمائی۔ اور دُعا کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ موصوف نے اسے کامیاب جلسہ قرار دیا۔

مقامی مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے اس مبارک جلسہ کی کارروائی پوری دلچسپی اور ذوق و شوق سے سماعت کی۔ اور رُوحانی حظ اُٹھایا۔

اس جلسہ کی کامیابی کے ضمن میں مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ اور جملہ معاونین اور منتظمین شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور اپنے لطف و کرم سے سب کو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک اُسوہ پر چلنے اور بارگاہِ ربّ العزت میں سرخروئی حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ نیز جو لوگ آنحضرت صلعم کے خصائلِ حسنہ اور اسلام سے دُور ہیں انہیں اِس سراجِ منیر کی روشنی سے منوّر ہونے کی توفیق عطا ہو

آمین اللّٰھم آمین ⁂

اخبارِ قادیان

قادیان ۲۸ مارچ۔ موسمِ بہار کی تعطیلات ہونے پر مدرسہ احمدیہ کے ۹ طلباء مع اپنے ایک معلّم صاحب کے سائیکلوں پر بھاکڑہ ننگل کے سفر کے لئے روانہ ہوئے تا تیار ہونے والے مبلغین سلسلہ کو مشقت برداشت کرنے کی عادت پڑے اور سفر سے ان کے معلومات میں اضافہ ہو۔ چنانچہ رستہ میں تمام عزیزان کو ہوشیارپور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۸۶ء میں چلہ کشی کرنے کے کمرے کی زیارت کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ اور سب مقامات پر حسب موقع تبلیغ کی اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا۔ الحمد للہ۔

طلبہ کی ایک دوسری پارٹی اسی طرح سائیکلوں پر دھاریوال اور اس کے بعد تیسرے روز ہوشیارپور رادھاسوامی وغیرہ مقامات پر گئی۔ انہیں بھی تبلیغ کرنے اور لٹریچر تقسیم کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ساتھ ہی حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جدید تحریک "سائیکلوں پر لمبا سفر کرنے کی عادت ڈالنا"۔ پر عمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

قادیان ۳۱ مارچ۔ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب لنڈن سے زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کیلئے تشریف لائے۔

★ — ۶ اپریل مطابق ۱۲ ربیع الاوّل مسجد اقصیٰ میں سیرت النبی صلعم کا بابرکت جلسہ منعقد ہوا (مفصل رپورٹ دوسری جگہ)

★ — ۸ اپریل۔ بوقت چار بجے الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ بمبئی سے اپنے پانچ عزیز رشتہ داروں سمیت قادیان تشریف لائے۔ یہ عزیزان لنڈن رہائش رکھتے ہیں جن کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

مکرم مبارک احمد صاحب امینی۔ نصیر احمد صاحب امینی۔ مبارکہ بی بی صاحبہ امینی۔ عزیزہ نسرین کوثر امینی۔

★ — ۹ اپریل۔ بوقت بارہ بجے دانگہ بارڈر کے رستے مکرم ناصر احمد صاحب امینی قادیان پہنچے۔ یہ دوست مولانا امینی صاحب کے ہمراہ آنے والے عزیزان کے بڑے بھائی ہیں اور لنڈن میں مستقل رہائش رکھتے ہیں اور ذاتی کاروبار کرتے ہیں۔

★ — ۹ اپریل۔ آج بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں الحاج مولانا امینی صاحب نے اپنے سفرِ حج کے ایمان افروز حالات سُنائے۔ آپ کو اسی سال حج بیت اللہ کا شرف حاصل ہُوا تھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

★ — ۱۰ اپریل۔ امینی خاندان کے جملہ مہمانان کرام اپنے دیگر رشتہ داروں کی ملاقات کے لئے آج قادیان سے بمبئی تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو آمین ⁂

مسجد احمدیہ برہ پورہ بہار کی توسیع کیلئے

جماعت ہائے احمدیہ بہار سے چندہ جمع کرنے کی اجازت

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جماعت احمدیہ برہ پورہ (بہار) کو مسجد احمدیہ برہ پورہ کی توسیع کے لئے **صوبہ بہار** کی جماعتوں سے مبلغ چار ہزار روپیہ تک چندہ جمع کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس غرض کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے رسید بکس نمبر 319 و 320 جماعت برہ پورہ کو بھجوادی گئی ہیں۔

احباب جماعت ہائے احمدیہ بہار اس نیک کام کے لئے جماعت برہ پورہ سے تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔ **ناظر بیت المال آمد قادیان**

اجتماعی دُعا اور صدقہ

حیدرآباد ۱۵ تبلیغ (فروری)۔ بعد نمازِ جمعہ احمدیہ جوبلی ہال میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی کی تحریک مندرجہ "بدر" کے مطابق حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے اجتماعی دُعا کی گئی اور اجتماعی طور پر صدقہ بھی دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کے مقاصدِ عالیہ میں بہت برکت دے۔ اور صحت و سلامتی اور خصوصی تائید و نصرت کی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

خاکسار عبد الحی فضا مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

درخواستِ دعا: خاکسار کی دوسری لڑکی عزیزی شوکت جہاں بی اے کے دوسرے سال کا اور تیسری لڑکی عشرت جہاں نویں کلاس کا سالانہ امتحان دینے والی ہیں۔ دونوں کی کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔
خاکسار بدر حیدرآبادی۔ مدراس۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے مغربی افریقہ میں جاری کردہ ہیلتھ سنٹرز کی حسنِ کارکردگی کے شاندار نتائج

خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

(از المصلح الموعودؓ)

از محترم مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

حقیقی اسلام

حقیقی اسلام یہی ہے جس کا عملی نمونہ جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔ ان الفاظ میں گیمبیا کے وزیر صحت اور تعلیم گارباجا ہمبا نے احمدیہ مسلم مشن کی خدمات کا اعتراف کیا۔ جو ان کے ملک میں جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ نیز فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی ان عمدہ خدمات پر جن سے غریبا متوسط طبقہ کے لوگ اور امراء سب مستفید ہو رہے ہیں ہم ہمیشہ شکر گذار رہیں گے یہ چھوٹا سا ملک مغربی افریقہ کے مغربی کونے میں ہے۔ جسے دنیا کے بڑے ممالک نے غریب اور چھوٹا سمجھ کر قابل توجہ ہی نہ سمجھا۔ جس کی وجہ سے عوام الناس جہالت کی بیماریوں کے علاوہ جسمانی بیماریوں میں بڑی کثرت سے مبتلاء ہیں۔ اور ڈھنے ٹوٹکوں پر ہی سب کچھ خرچ کر رہے ہیں۔ کئی عیسائی ڈاکٹر خدمت کے لئے آئے۔ مگر مقامی مشکلات کی تاب نہ لاکر چلتے بنے۔ مگر ہمارے مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے ؎

مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار

سو اس کاسہ ہیلتھ کے عظیم مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس کے نائب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد میں "نصرت جہاں پروگرام" کے تحت تفصیلی اشارہ فرمایا تھا اور حضور کی توجہ سے اب سب سے زیادہ احمدی ڈاکٹرز اس چھوٹے سے ملک کی خدمت میں دل و جان سے مصروف ہیں انہیں کو دیکھ کر گیمبیا کے وزیر تعلیم و صحت نے فرمایا۔

"میں اس امر کا اظہار کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی گیمبیا میں تشریف آوری کی بنا پر ہمارے لئے بہت خود مندشا بت ہوئی۔ یہ آپ کی تشریف آوری کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم خدمت خلق کے میدان میں جماعت احمدیہ کی عظیم رہنمائی سرگرمیوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔"

جن کی مختصر روئیداد یوں ہے۔

(۱) اس علاقہ میں تپ دق کی کثرت اور سارے ملک میں اس کا علاج کرنے کے لئے ایک ہی ڈاکٹر ہے جو غیر ملکی ہونے کی وجہ سے سال میں چند ماہ چھٹی پر چلا جاتا ہے۔ پھر اس کے مریض بے یار و مددگار رہ جاتے ہیں۔ اس اہم اور فوری ضرورت کو ہمارے پیارے امام نے وہاں کے وزیر صحت سے اپنے دورۂ مغربی افریقہ کے دوران فرمایا۔ اور وعدہ پورا کرنے میں مدد کرنے کی سعادت مکرم ڈاکٹر انور احمد خان صاحب کے ذمہ آئی آپ نے ٹی بی (T.B) احمدیہ کلینک کا اجراء ۱۹۷۱ء میں باتھرسٹ شہر میں ۲۵۰ روپے ماہانہ کرایہ کے مکان میں کیا ایکسرے مشین جرمنی سے پہنچ کر لگ گئی لیبارٹری کا بھی عمدہ انتظام ہو گیا اب اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں جو غیر معمولی شفا بخشی ہے۔ اس کا اعتراف مملکت گنی کے سفارت خانہ کے فرسٹ سیکرٹری نے بھی کیا اور کہا کہ میں نے کوناکری (گنی) اور ڈاکار (سینیگال) میں بہت علاج کروایا تھا۔ مگر فائدہ آپ کے علاج سے ہی ہوا۔ اس کے نتیجہ میں سفارت خانہ گنی نے فیصلہ کیا کہ ان کے تمام عملہ کے افراد احمدیہ ہسپتال سے ہی علاج کروائیں گے۔ حالانکہ باتھرسٹ میں سرکاری ہسپتال موجود ہے۔ جس میں اعلیٰ تعلیمیافتہ ڈاکٹر موجود ہیں۔ ان ڈاکٹروں کو چھوڑ کر گیمبیا کے وزیر تجارت اپنی بیٹی کو علاج کی غرض سے بذات خود احمدیہ ہسپتال میں لائے ہمارے ڈاکٹر انوار احمد صاحب کا ایک مریض علاج کے بعد اپنے ملک ڈنمارک واپس چلا گیا۔ جہاں علاج کی بہترین ہولتیں دنیا بھر میں مشہور ہیں مگر وہاں سے بھی اس نے دوائی انہیں ڈاکٹر انوار احمد صاحب سے منگوائی۔ اور اپنے دوستوں کو بھی تلقین کی کہ ان سے علاج کروائیں ان کے ہاتھ میں خاص طور پر شفا پائی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں محترم ڈاکٹر انوار احمد صاحب کا ۱۷/۲ کا خط پڑھیئے

"اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل سنٹر کی شہرت دن بدن بڑھ رہی ہے ایک چھوٹے سے شہر میں جہاں چار پرائیویٹ ڈاکٹر اور ایک سرکاری ہسپتال پہلے سے موجود ہے ہمارے سنٹر کی کامیابی ایک معجزہ سے کم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں کہ سرکاری ہسپتال کے ڈسپنسر وغیرہ ایسے مریضوں کو جنہیں آرام نہیں آتا ہمارے پاس علاج کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ پچھلے دو مہینوں میں ایک ڈسپنسر چھ سات مریضوں کو میرے پاس بھیج چکا ہے۔ حالانکہ وہ ایک ڈاکٹر کے ماتحت ہے۔ وہ میڈیکل سپیشلسٹ ہے۔ اور ایم آر سی پی کی ڈگری رکھتا ہے اکثر مریض علاج کے سلسلہ میں ایک یا دو دن آنے کے بعد کہہ دیتے ہیں اب آپ ہی ہمیشہ کے لئے میرے معالج ہیں۔ اگر کوئی اور بیماری بھی مجھے لاحق ہوئی اسے بھی آپ ہی کے پاس بھجوا دیا کروں گا۔"

گیمبیا میں دانتوں کے علاج کے لئے جب ڈاکٹروں کے فقدان کا علم پا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ڈینٹل سرجری جاری کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جس کی تعمیل میں اس وقت مکرم ڈاکٹر میاں محمد اقبال صاحب کام کر رہے ہیں۔ اور گزشتہ چند ماہ میں ہی انہوں نے سرجری کے کام کو خوب چمکا لیا ہے۔ اب مریض بڑی کثرت سے آرہے ہیں اور ان کی ضروریات جو پہلے پوری نہ ہوا کرتی تھیں۔ اب مسیح محمدی کے خدام کے ذریعہ پوری ہو رہی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر زبان پر جاری ہوتا ہے ؎

اب ذرا سوچو کہ کیا یہ آدمی کا کام ہے
اس قدر امرِ نہاں پر کس بشر کو اقتدار

اندرون ملک اس جماعت نے چھ سات ڈسپنسریاں کھول رکھی ہیں۔ اور ایک ڈاکٹر صاحب کی واپسی کے بعد بھی ہمارے باقی ڈاکٹر مل کر ان علاقوں کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔ ان میں سے ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک قیمتی موقعہ بہم پہنچایا جس سے انہوں نے استفادہ کرتے ہوئے "جوارا" میں خوبصورت ایک وسیع عمارت سستے داموں خرید لی جس کی ضروری مرمت کے بعد اب ان ڈور W DOOR اور OUT DOOR احمدیہ ہسپتال خوب خدمت میں مصروف ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب آنکھوں کے سپیشلسٹ ہیں اپریشن نہایت کامیابی سے سرانجام دے رہے ہیں یاد رہے کہ آنکھوں کے اپریشن ملک بھر میں صرف آپ ہی سرانجام دے رہے ہیں۔ اس عمارت کے ایک حصہ میں ڈاکٹر صاحب کا رہائشی مکان بھی ہے۔ جس کا نام حضور نے نصرت آباد تجویز فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نصرت کس طرح ہمارے ڈاکٹروں کی مدد کر رہی ہے۔ اس کے لئے ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب کا یہ بیان پڑھیں

"میں نے اپنے ہسپتال میں دسمبر ۱۹۷۳ء کا انتظام بھی نا لیا ہے۔ دور دور سے مریض آتے ہیں اور یہاں سے علاج کرواتے ہیں۔ حتیٰ کہ سینیگال سے بھی آتے ہیں۔ خداوند کریم کے فضل اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے مریض صحتیاب ہو کر واپس جاتے ہیں دور دراز سے آنے والے بعض مریض بتاتے ہیں کہ ہمارے دل میں بار بار یہ خواہش اٹھتی رہی ہے کہ سابقن جاکر علاج کرائیں اس لئے ہم یہاں پہنچ آئے ہیں۔ یہ خداتعالیٰ کے کام ہیں۔ یہ دیکھ کر ہم سب احمدی انسان مانوس ہو گئے ہیں۔"

محترم ڈاکٹر صاحب ... علاوہ ازیں جو گیمبیا کا ... آپ نے ... میں اپنے ... کی۔ ... لوگوں کے علاج کے لئے باقاعدگی سے تشریف لے جاتے ہیں۔ ... میں

ہسپتال کی کارکردگی ان کی بر وقت مدد کرتی ہے۔

اندرون ملک سوما کے مقام پر کام کرنے والے ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ہیں۔ جو اپنی علالت کے باوجود بڑی خوش طبعی سے معوضہ فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔ ضروری سہولتوں کے فقدان کے باوجود محترم ڈاکٹر صاحب نے بعض اپریشن کئے اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی رنگ میں ان کی نصرت فرمائی۔ ورکے علاقہ میں ڈاکٹر سعید احمد صاحب کافی عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہسپتال کی نئی عمارت تعمیر کروائی ہے۔ ان کے تجربہ کی بنا پر حضرت خاتم الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے انہیں اندرون ملک ڈاکٹروں کا چیف میڈیکل آفیسر مقرر فرمایا ہے۔

تعلیمی میدان میں بھی اس ملک کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے ۱۹۷۱ء میں وہاں نصرت ہائی اسکول باتھرسٹ کا قیام عمل لایا گیا۔ جس میں طلبہ کی دن بدن بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر سکول کا دوسرا بلاک اس سال زیر تعمیر ہے۔ پروگرام کے مطابق اب دوسرا سیکنڈری سکول اندرونِ ملک جلدی کھولا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

جماعت احمدیہ کی ان بے لوث خدمات سے جہاں عوام مستفید ہو رہے ہیں، وہاں ان کے صدرِ مملکت نے ان کا ذکر اپنے گذشتہ دورۂ سیرالیون میں وہاں کے احمدیہ وفد سے بھی کیا تھا۔ پھر گیمبیا میں حال ہی میں ایک احمدیہ وفد نے ان سے ملاقات کی تو اس وقت بھی انہوں نے احمدیہ مسلم مشن کی تعلیمی اور طبی مساعی پر خوشی کا اظہار کیا اور جماعت کی ان خدمات کو بیحد سراہا۔ جو ارضِ بلال رضی اللہ عنہ کے مظلوم باشندوں کی خدمت کے لئے مشن سرانجام دے رہا ہے۔ انہی خبروں سے اندازہ لگا کر دُور لنڈن میں بیٹھے ہوئے گیمبیا کے ہائی کمشنر نے مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن سے ایک راز کی بات کہی کہ ان کے خیال میں جماعت احمدیہ کی خدمات ان کے ملک کے لوگوں کو آئندہ دس سال میں اپنا گرویدہ بنا لیں گی۔ انشاء اللہ۔ اور اس خوش کن نتیجہ پر انہیں بے حد مسرت ہوگی۔ کیونکہ احمدیہ مشن کی جب دس سال پہلے ان کے ملک میں ابتدا ہوئی تھی تو لوگوں کی مخالفت کے باوجود انہوں نے احمدیہ مشن کی پوری تائید کی۔ اس وقت آں محترم باتھرسٹ شہر کے میئر تھے۔ کیا ان حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر یاد نہیں آتا ؎

آسماں پر دعوتِ حق کیلئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

شری رادھاناتھ رتھ بابو کی الیکشن میں شاندار کامیابی

جماعت احمدیہ اور ایم۔ پی کٹک کی طرف سے مبارکباد!

مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۴ء کو شری رادھاناتھ رتھ بابو کی الیکشن میں شاندار کامیابی پر جماعت احمدیہ او۔ ایم۔ پی کٹک کی طرف سے ایک وفد الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ (جو اتفاق سے ایک شادی کے موقع پر کٹک آئے ہوئے تھے) کی قیادت میں شری رادھاناتھ بابو کے دولت خانہ گوپ بندھو بھون کٹک پر پہنچ کر ہدیۂ مبارکباد پیش کیا۔ وفد میں مندرجہ ذیل احباب شریک تھے:-

مکرم مولوی سید ابو صالح صاحب صدر جماعت احمدیہ او۔ ایم۔ پی کٹک شہر۔ مکرم مولوی شیخ عزیز الدین صاحب فاضل۔ مکرم مولوی سید فضل جلیل صاحب ایم۔ اے۔ مکرم مولوی سید سعید احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ مکرم الحاج جبار الحق خان صاحب کیرنگ۔ مکرم مولوی بشیر الدین خان صاحب تاراکوٹ۔ مکرم مکرم محمد صاحب ساکن پنکال۔ اور خاکسار۔

مبارکبادی کے ساتھ وفد نے ایک ایڈریس بھی پیش کیا۔ اسی موقعہ پر وفد کی طرف سے موصوف کی گلپوشی کے لئے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایک ہار لیکر انہیں پہنانے کی غرض سے اٹھے۔ مگر بابو صاحب موصوف نے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے وہ ہار مولوی صاحب موصوف کے گلے میں یہ کہتے ہوئے ڈال دیا کہ درحقیقت مبارکبادی کے مستحق آپ لوگ ہی ہیں اور بڑے تپاک سے مولوی صاحب موصوف کو اپنے گلے سے چمٹا لیا اور خوشی اور مسرت کے ماحول میں بہت دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

واضح ہو کہ شری رادھاناتھ رتھ بابو ایڈیٹر "سماجا" جو اڑیسہ میں سابق وزیر تعلیم بھی تھے ہماری جماعت سے خاص اُنس و محبت رکھتے ہیں۔ اور ہم سے بھائی چارہ کا سلوک کرتے ہیں اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سے خاص تعلق خاطر رکھتے ہیں اور دُعا کے خطوط لکھا کرتے ہیں۔ نیز ہمارے جلسوں اور دیگر تقاریب میں ہمیشہ شریک ہونے کے علاوہ وقتاً فوقتاً خاص اظہارِ ہمدردی کرتے ہیں۔ اور ہم بھی ان کو اپنا سچا خیر خواہ اور بھائی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آج سے تقریباً پانچ سال قبل جبکہ خاکسار کیرنگ میں مقیم تھا وہاں کسی طرح آگ لگ گئی۔ اور بہت سے گھر اُجڑ گئے۔ جب موصوف کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے ہزاروں روپے کے کپڑے اور اناج سے کافی امداد پہنچائی۔ اور کیرنگ والوں کو محسوس ہی نہیں ہوا کہ آتشزدگی سے نقصان بھی ہوا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ اب بھی جبکہ ماہ فروری کے اواخر میں اسی کیرنگ میں آگ لگ کر چند مکانات کو نقصان پہنچا تو شری رادھاناتھ رتھ بابو نے امداد کے لئے پیش قدمی کی۔ اناج اور کپڑوں کا انتظام کیا۔

لہٰذا موصوف کی شاندار کامیابی پر خود ہمارے دل نورِ مسرت سے شاداں تھے۔ دُعا ہے کہ مولیٰ کریم انہیں خدمتِ خلق اور خدمتِ ملک کی شاندار طور پر توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار: سید محمد موسیٰ مبلغ او۔ ایم۔ پی کٹک شہر۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) عزیزہ قمر جہاں بیگم بنت ڈاکٹر غلام احمد صاحب آف چرگاؤں ضلع جھانسی کا نکاح عزیز مکرم محفوظ الٰہی صاحب ولد انوار الٰہی صاحب آف جھانسی کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم انوار محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ راٹھ نے بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۷۴ء بوقت ۴ بجے شام پڑھا۔ اور بعد نمازِ مغرب رخصتانہ عمل میں آیا۔ اس خوشی میں مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے مبلغ پانچ روپے درویش فنڈ میں اور پانچ روپے اعانتِ بدر میں۔ اور مکرم محفوظ الٰہی صاحب نے مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے۔ احبابِ کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: اکرام محمد احمدی سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ راٹھ۔

(۲) مکرم مولوی محمد عبد الرب صاحب کی بھتیجی امۃ الرب تقی بنت محمد یعقوب صاحب آف بھدرک کا نکاح محمد عبد الاحد صاحب ولد محمد عبد الصمد صاحب آف بھدرک کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیے مہر پر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۴ء کو پڑھا۔ احباب دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ اس خوشی میں مکرم عبد الرب صاحب نے مبلغ دس روپیہ اعانتِ بدر میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ خاکسار سید محمد موسیٰ مبلغ او۔ ایم۔ پی۔ کٹک شہر۔

ولادتیں

(۱) مکرم عزیز احمد صاحب آف دیو درگ جو مکرم مبارک احمد صاحب وکیل تیماپور کے داماد ہیں مورخہ ۴-۱۹ کو اللہ تعالیٰ نے انہیں لڑکا عطا فرمایا جس کا نام عرفان احمد تجویز کیا گیا ہے۔ انہوں نے مختلف مدات میں خاکسار کی تحریک پر مبلغ گیارہ روپے ادا فرمائے ہیں۔ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور بچہ کے نیک و خادمِ دین اور لمبی عمر والا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار قریشی محمد شفیع عابد انسپکٹر تحریک جدید

(۲) مکرم غلام نبی صاحب راتھر آف پاری گام کے ہاں مورخہ ۴-۲-۵ کو لڑکی تولد ہوئی ہے۔ جس کا نام بشریٰ بانو تجویز کیا گیا ہے۔ اس خوشی میں غلام نبی صاحب نے مبلغ ۶/- روپے شکرانہ فنڈ میں اور مبلغ ۵/- روپیہ اعانتِ بدر میں دیئے ہیں جملہ احباب کی خدمت میں نومولودہ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار محمد عبد اللہ فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ (الف) میرا لڑکا عبد الباسط پری میٹرک کا اور میری لڑکی قمر سلطانہ میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عبد الرزاق احمدی)

(ب) میری بہو نور جہاں زوجہ منیر احمد جل جانے پر دواخانہ میں داخل کی گئی تھی۔ جلنے کے عارضہ سے تو صحت ہو گئی مگر پھر دوسرے امراض پیدا ہو کر خطرناک صورت پیدا ہو گئی ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار سید عبد الہادی احمدی اورنگ آباد۔

۲۔ خاکسار نے ایک سال سے میٹرک پاس کیا ہے اب بیکاری کے سبب سخت پریشان ہے احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مجھے بابرکت روزگار عطا فرمائے تا میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی خدمت کر سکوں۔ خاکسار: بدر الدین از آسنور (کشمیر)

۳۔ عزیز فانی فاروق احمد پرویز ابن مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی ڈوڈہ نے امسال H.S.C.E. میں داخلہ لیا ہے احباب عزیز کی کامیابی کیلئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار ملک صلاح الدین قادیان

یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر جلسے

جماعتِ احمدیہ مدراس

جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام بتاریخ ۲۲؍۳؍۷۲ء ساڑھے پانچ بجے شام یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں ایک پروقار جلسہ منعقد ہوا۔

مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کے مکان کے سامنے کے وسیع گراؤنڈ میں کئے گئے اس جلسہ عام کی صدارت کے فرائض مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت نے ادا کئے۔

خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں اردو اور تامل زبانوں میں اطفال الاحمدیہ کے چار بچوں نے خوش الحانی سے نظمیں سنائیں۔

اس کے بعد اطفال الاحمدیہ کے نونہالوں نے اردو، تامل اور انگریزی زبانوں میں نہایت اچھے پیرایوں میں اور پرجوش انداز میں تقریریں کیں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو آسمان احمدیت کے روشن ستارے بنائے۔ آمین۔

پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر میراں شاہ صاحب زعیم انصار اللہ کی تامل زبان میں ہوئی آپ نے موجودہ مسلمانوں کی پستی اور ضلالت کی ہلاکت کا نقشہ کھینچنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے پیدا کردہ روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔

دوسری تقریر مکرم محمد رفیق صاحب کی اردو زبان میں تھی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کارناموں کا ذکر فرمایا۔ آپ نے خصوصیت سے جماعت احمدیہ کے قیام اور اس کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔

تیسرے نمبر پر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے اپنے مخصوص اور پرجوش انداز میں انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے بین الاقوامی اور بین المذاہب یکجہتی اور اتحاد واتفاق کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے جو تعلیمات پیش فرمائیں ان کی تفصیل بتائی۔

جلسہ کی آخری تقریر تامل زبان میں خاکسار کی ہوئی۔ خاکسار نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی آمد کی ضرورت اور اس کی علامات بیان کرنے کے بعد قرآن کریم کی متعدد آیتوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔

مکرم صدر صاحب نے موقعہ و محل کے مطابق مختصر طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی اس طرح ۸ بجے یہ جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں تمام احمدی مرد اور ان کی فیملیاں شریک ہوئیں۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ایک خاص تعداد میں غیر احمدی احباب اور ان کی مستورات شریک جلسہ ہوئے لاؤڈ اسپیکر اور پردہ کا معقول انتظام تھا۔

مغرب وعشاء کی نماز کے بعد محترم نوجوان صاحب کی طرف سے تمام حاضرین اور مستورات کی خدمت میں پر تکلف بریانی پیش کی گئی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے اور تمام پریشانیاں دور فرمائے آمین۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کا نیک اثر پیدا فرمائے آمین۔ خاکسار نور عمر انچارج مبلغ مدراس

جماعت احمدیہ آسنور

مورخہ ۲۲؍۳؍۷۲ء بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ آسنور کی طرف سے جلسہ یوم مہدی معہود علیہ السلام زیر صدارت مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔ سیکرٹری سٹیج کے امور مکرم محمد عبد اللہ صاحب نائک سیکرٹری خدام الاحمدیہ نے ادا کئے۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم عبد الکریم صاحب ریشی سیکرٹری ضیافت نے درثمین سے نظم پڑھی پہلی تقریر مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب ڈار ایم اے نے کی آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد سلمان فارسی کی قوم سے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی الاصل ہونا اور بروقت دعویٰ اور دلائل پیش کرکے اسلام کو ادیان پر غالب کرنا۔ اور پھر قادیان کی گمنام بستی سے اٹھ کر باوجود زبردست مخالفت کے اپنے مقصد میں کامیاب ہونا ثابت کیا۔ ماسٹر صاحب نے آسنور میں احمدیت آنے کا ذکر بھی کیا۔ اور حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ کی بیعت کا واقعہ دہرایا۔ بعدہٗ مکرم بدر الدین صاحب ڈار نے نظم

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے"

پڑھی

دوسری تقریر مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب ڈار نے کی خواجہ صاحب نے سنت انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مہدی آخرالزمان آئے جنہوں نے تجدید دین کا کام بطریق احسن کیا۔ خلافت کو پھر سے قائم کیا دلائل کے ذریعہ مسیحی مذاہب کے بطلان کو ثابت کرکے کسر صلیب کی اور ۸۰ کے قریب کتابیں تصنیف کیں کئی معجزات دکھائے اور مقرر نے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرکے تقریر کو ختم کیا۔ آخر میں صدارتی تقریر ہوئی جس میں صاحب صدر نے بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ خاکسار:- نعمت اللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور

جماعت احمدیہ بنگلور

مورخہ ۲۲؍۳؍۷۲ء پانچ بجے شام زیر صدارت مکرم محمد صبغت اللہ صاحب بی ایم نثار احمد صاحب کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ پروگرام کی پہلی تقریر محمد ظفر اللہ صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ پر کی دوسری تقریر میں محمد عرفان اللہ صاحب نے صداقت مسیح موعود پر بارہ دلائل بیان فرمائے تیسری تقریر مکرم مولانا بی ایم کریم احمد صاحب نے مسیح موعود کی پیشگوئیاں اور الہامات کو پیش کرکے ان کا پورا ہونا ثابت کیا۔ بعدہٗ حضرت مسیح موعود کی نصائح کے عنوان پر محمد عبید اللہ صاحب قریشی نے اقتباسات پیش کئے۔ جہانگیر کمال پاشا صاحب بی اے نے بزبان انگریزی غیر احمدی دوستوں کے جماعت احمدیہ پر اعتراضات اور بہتانوں کا مدلل جواب دیا۔ بعدہٗ مکرم بی ایم نثار احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض پر تقریر کی مکرم محمد عنایت اللہ صاحب تسنیم نے اپنی تقریر میں مسیح موعود کا مرسل من اللہ ہونا ثابت کیا محمد کلیم اللہ صاحب نے بزبان انگریزی مسیح موعود کی سیرت بیان کی خاکسار مرزا عبد الرحمان بیگ نے تائید الٰہی کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت ثابت کی بالآخر صدارتی تقریر ہوا اور کیم بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اس موقعہ پر الحاج بی ایم عبد الرحیم صاحب کی طرف سے حاضرین کو چائے پیش کی گئی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار:- مرزا عبد الرحمان بیگ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ بنگلور

جماعت احمدیہ کنی پورہ

مورخہ ۲۲؍۳؍۷۲ء زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ کنی پورہ بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پاک کے عنوان پر تقریر کی جس میں خاکسار نے حضور علیہ السلام کی سیرت کے تین پہلوؤں تعلق باللہ، عشق رسول اور خدمت خلق پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ کنی پورہ نے کی آپ نے اس جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے سامعین کو حضور علیہ السلام کی تعلیم اور آپ کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں احباب جماعت کے لئے پانچ نکاتی پروگرام کی طرف بھی توجہ دلائی۔ درمیانی نظم عزیزم داؤد احمد صاحب شاکر نے خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی اور آخر میں صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوف نے اس زمانہ کے مسلمانوں کی دینی اخلاقی روحانی سماجی وسیاسی ابتری اور گراوٹ اور عام دنیا کی خدا تعالیٰ سے دوری کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں اگر اول نمبر پر حی وقیوم خدا کو پیش کیا۔ دوسرے نمبر پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسی طرح حضور نے دعا، الہام الٰہی، ناسخ ومنسوخ، معجزات وغیرہ کی حقیقت اور حکمت کو دنیا کے سامنے واضح کیا۔ اور اس زمانہ میں تمام دنیا میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً جو بد رسومات رائج ہو گئی تھیں ان کا قلع قمع کیا آخر میں صدر صاحب نے دعا کرائی۔ اور جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار:- مبارک احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کنی پورہ (کشمیر)

جماعتِ احمدیہ شیموگہ

مورخہ ۲۲؍۳؍۷۲ء بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم ایس۔ کے اختر حسین صاحب احمدیہ مسجد میں یوم مسیح موعود منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد سب سے پہلے مکرم ایس [illegible] صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت نے [illegible] [illegible] موعود

علیہ السلام کی صداقت کے دس عظیم الشان نشان پڑھ کر سنائے۔

آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے آخری زمانے کی علامات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کو پیش کیا۔ اور قرآن کریم سے آپ کی سچائی پر دلائل پیش کئے۔ بعدہ حضور جلسہ نے حاضرین کو مفید نصائح کیں۔ اور دوسروں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر غور وفکر کرنے کی تلقین کی۔

جلسہ کے اختتام سے قبل خاکسار نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں نفلی عبادت اور ذکر الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام پیش کر کے احباب جماعت کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کی اور ہر ماہ کے آخری جمعرات کو نفلی روزہ رکھنے کا اعلان کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

جماعت احمدیہ بمبئی

مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۷۴ء کو بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں زیر صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت بمبئی۔ ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم بشیر محمد خان صاحب مکرم یوسف علی صاحب عرفانی مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ یہ اجلاس مغرب تک جاری رہا۔

بعد نماز مغرب عہدیداران جماعت کا انتخاب عمل میں آیا۔

خاکسار شریف احمد امینی انچارج مبلغ بمبئی

جماعت احمدیہ بھونیشور

مورخہ ۲۴ [illegible] زیر صدارت خاکسار رسید [illegible] صدر جماعت احمدیہ بھونیشور کے [illegible] جلسہ مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت [illegible] ونظم کے بعد پہلی تقریر مکرم [illegible] صاحب عبیدی [illegible] نے مدلل طریقے پر حضرت [illegible] کی صداقت اور کارنامے کے [illegible] موضوع تقریر فرمائی۔

دوسرے نمبر پر مکرم محمد مسعود صاحب نے تقریر کی جس میں بتایا کہ حضور صلعم کی پیشگوئی تھی کہ دنیا سے اسلام اٹھ جائے گا۔ تب ابنائے فارس کے ذریعہ پھر احیاء اسلام ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] دعویٰ سے قبل اسلام کا دفاع کیا۔ [illegible] کے حملہ کو پسپا کیا۔ کہ دنیا [illegible] میں پڑ گئی۔ حضور کے ذریعہ [illegible] کمال کو پہنچی۔

تیسرے نمبر پر عزیزم سید بشیر احمد صاحب

نے تقریر کی اور آیت استخلاف نیز [illegible] اور اسمہ احمد سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود تشریف لائے [illegible] بعد [illegible] [illegible] نے تقریر کی [illegible] حوالہ جات سے حضرت [illegible] کی صداقت ثابت کی۔ [illegible] بعدہ مکرم جناب [illegible] موعود پر خطاب کیا۔

اس کے بعد خاکسار [illegible] نے تقریر کی اور کہا کہ زندہ قوموں کی زندگی کی یہ علامت ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی یاد کو تازہ کرتی ہے آج ہم اس لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی یاد کو تازہ کریں۔ اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ [illegible] قرآن [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی کیا ضرورت تھی۔ اس پر [illegible] پر روشنی ڈالی اور سب امور پر [illegible] کی۔

خاکسار سید [illegible] اسلام صدر جماعت احمدیہ بھونیشور

جماعت احمدیہ حیدرآباد

مورخہ ۲۳ مارچ کو احمدیہ جوبلی ہال میں جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن [illegible] زیر صدارت الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ایس سی نائب امیر نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تعلق باللہ اور [illegible] کے موضوع پر [illegible] فرمائی۔ بعدہ [illegible] [illegible] حالات اور [illegible] سنائے۔ [illegible] سنائی۔ جو آندھرا پردیش کے مختلف مقامات سے تعلق رکھتی ہے۔ اور بتایا کہ اس تاریخی سال میں جبکہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ جوبلی پروگرام پیش فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ آندھرا پردیش پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل نازل ہوئے ہیں جبکہ بہت سے لوگوں نے اس سال آندھرا میں احمدیت کو قبول کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حضرت اقدس کے ارشادات کے مطابق پانچ نکاتی پروگرام پر عمل کرتے ہیں آئندہ سال میں اور بھی زیادہ کامیابی کی توقع رکھنی چاہیئے۔

صدر محترم نے احباب جماعت کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار۔ عبدالحق فضل انچارج مبلغ حیدرآباد

جماعت احمدیہ ہبلی

مورخہ ۲۳ مارچ بعد نماز عشاء دار التبلیغ [illegible] خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان مقام کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ایک چھوٹے سے بچے عزیز نعمان حکیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی احمدیت کے مستقبل کے بارے میں عظیم الشان پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں۔ عزیز [illegible] کے بعد محترم نعیم سلیم صاحب حکیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی [illegible] پر حضور علیہ السلام کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعدہ خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی سیرت بیان کی اور خصوصاً محبت الٰہی عشق رسول وشفقت علیٰ خلق اللہ کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ مظفر احمد فضل مبلغ ہبلی

جماعت احمدیہ او۔یم۔پی کٹک شہر

۲۳ مارچ ۱۹۷۴ء بعد نماز مغرب احمدیہ مسلم مشن کٹک میں زیر صدارت مکرم مولوی سید ابو [illegible] صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹک جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلے نمبر پر مکرم فضل الٰہی صاحب نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے تعلق باللہ اور محبت رسول اللہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آپ کے چیدہ چیدہ اوصاف بیان کئے۔ تیسری تقریر مکرم خورشید المرسی صاحب کی "حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے کارنامے" کے عنوان پر ہوئی جس میں آپ نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے چند عظیم الشان کارنامے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ سب سے بڑا کارنامہ آپ کا یہی ہے کہ صلیبی عقیدہ کو آپ نے پاش پاش کیا۔ اور اسلام کو از سر نو زندہ کیا۔

چوتھی تقریر مکرم مولوی شیخ عزیز الدین صاحب فاضل کی حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی سیرت کے چند اہم پہلو بیان کرنے کے بعد حضور کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی

پانچویں تقریر خاکسار کی زمانہ کی پکار اور حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی آمد کے موضوع پر ہوئی جس میں خاکسار نے حضرت مہدی معہود کی بعثت کے وقت اسلام کی حالت ناگفتہ بہ کا ذکر کیا اور صحابہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے عظیم الشان کارنامے پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اخیر میں صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی تعلیم پیش کرتے ہوئے [illegible] جماعت کو نصیحت کی کہ ہم اپنا نمونہ اعلیٰ [illegible] اور اپنے آپ میں ایک روحانی تبدیلی کی کوشش پیدا کریں۔ بعد دعا یہ جلسہ بخیر وخوبی شب کے ۹ بجے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(خاکسار۔ سید محمد موسیٰ [illegible] کٹک شہر

جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کشمیر

مورخہ ۲۴ امان (مارچ) کو جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم الحاج محمد شعبان صاحب راٹھر صدر جماعت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ مکرم غلام حسن صاحب شیخ نے درثمین میں سے ایک نظم سنائی۔ ازاں بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد پہلی تقریر مکرم محمد یوسف صاحب شیخ قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے "سیرت مسیح موعود و مہدی معہود" پر کی۔ دوسری تقریر مکرم برادرم محمد امین صاحب بٹ اظہار نے "شان مسیح موعود" پر اپنی حسن عقیدت کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار نے "حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی تعلیم" کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار محمد عبداللہ فرخ مبلغ ہاری پاریگام۔

لجنہ اماء اللہ بنگلور

۲۴ مارچ کو لجنہ اماء اللہ بنگلور نے جلسہ یوم مسیح موعود منایا۔ جلسہ کا آغاز خاکسارہ کی تلاوت سے ہوا۔ بعدہ نظم عزیزہ بیگم نے پڑھی پھر موصوفہ نے ہی اخبار بدر سے ایک مختصر سا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ایک اور تقریر ہوئی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ اس طرح دعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی برخاست ہوا۔

خاکسارہ ناصرہ بیگم صدر لجنہ بنگلور۔

مارکفیڈ کا کیلنڈر ...... بقیہ اداریہ (صفحہ ۲)

کے لوگوں کی طرف منسوب ... ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے رہنے دو۔ ان کی طرف منسوب قابلِ اعتراض باتوں کو فساد بناکر اپنے وقت کے امن و امان کو برباد مت کرو۔ قرآنِ کریم نے صاف فرمایا:-

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

(البقرہ آیت: ۱۴۲)

(پہلے لوگوں کی جماعت) یہ وہ جماعت ہے جو اپنا زمانہ پورا کرکے فوت ہو چکی ہے۔ جو کچھ اُس نے کمایا اس کا نفع نقصان اس کے لئے ہے اور جو کچھ تم نے کیا! (اس کا نفع نقصان) تمہارے لئے ہے۔ اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جو کچھ وہ اپنے زمانہ میں کرتے تھے اس کے متعلق اِس زمانہ میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا۔ (اُس کے ذمہ دار بہرحال وہی ہیں)

دیکھا آپ نے قرآن کریم کی یہ بات ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے کیسی امن بخش اور حقیقت افروز تعلیم اپنے دامن میں رکھتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں معاصر پرتاپ کے قلم سے بھی یہی فطری آواز بلند ہوئی ہے۔ اس لئے فی الواقع آج دانشمندی اسی میں ہے کہ تمام ہم وطن اس حقیقت کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرلیں کہ آج سے اڑھائی تین سو برس پہلے جو واقعات پیش آئے، چونکہ ہم لوگ جو اس زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں موقعہ کے گواہ نہیں اور نہ ہمارے سامنے گذشتہ حالات کی صحیح تفصیلات ہیں۔ اس لئے ان کا فیصلہ بھی ہم نہیں کرسکتے۔ کیوں نہ ان سب واقعات کو حوالہ بخدا کیا جائے۔ اور اپنے زمانہ کے مسائل کو پورے اتحاد اور یکجہتی سے حل کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔

مانا کہ جو تصاویر اس کیلنڈر میں شائع کی گئی ہیں بقول گیانی ذیل سنگھ صاحب یہ عجائب گھر سے لی گئی ہیں۔ مگر یہی بات تو پیار اور محبت کے ساتھ اپنے ہم وطنوں کو ذہن نشین کرانے کی ہے۔ کہ جب تک یہ تصاویر عجائب گھر کی زینت تھیں، رکھنے والوں نے ان کو تاریخی تحفظ کے نقطۂ نظر سے اس جگہ رکھا۔ اس صورت میں نہ تو دوسروں کے لئے قابلِ اعتراض بنیں اور نہ ہی کسی بھارت واسی یا ممبر پارلیمنٹ کو ان سے مشتعل ہونے کا اندیشہ لاحق ہوا۔ قابلِ اعتراض صورت اس وقت بنی جب عجائب گھر سے نکال کر ایک سرکاری تجارتی ادارہ نے انہیں اشتہار بازی کے طور پر شائع کیا۔ اچھا ہوا کہ وزیرِ اعظم اندرا گاندھی نے مداخلت کرکے معاملہ کو رفع دفع کرادیا۔ اب اگر ایک طرف تجارتی ادارے تک محض اشتہار بازی کے طور پر ایسی قابلِ اعتراض تصاویر کو شائع کرتے رہیں۔ اور دوسری طرف معاصر پرتاپ جیسے معقولیت پسند دانشمندی کا وعظ کرتے رہیں تو کون ہے جو اُن کی دانشمندی کی بات پر کان دھرنے کو تیار ہوگا؟ کتنے ایسے ہوں گے جو کہیں گے کہ ہیں تو یہ ۱۹۷۳ء کی تازہ بتازہ شائع شدہ تصاویر، مگر جس فعل کی طرف اشارہ کر رہی ہیں ان کا زمانہ آج سے اڑھائی تین سو برس پہلے گذر چکا ہے۔ جو لوگ ان کے ذمہ دار تھے انہوں نے کیوں اور کن حالات میں یہ سب کچھ کیا تھا آج اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں نہ پرانے واقعات کی وجہ سے آج اپنا دماغی توازن کھونے کی ضرورت ہے؟ —— یہ تو ایسی ہی بات ہوگی کہ ایک شخص جلتی آگ کے پاس موم کو رکھ کر یہ توقع کرے کہ یہ موم پگھلے نہ۔ اور اگر پگھلتی ہے تو اس میں آگ کا قصور نہیں بلکہ موم کا قصور ہے کہ وہ کیوں پگھلنے لگی؟ حقیقت یہ ہے کہ ہر چیز اپنے موقعہ اور محل پر ہی اچھی لگتی ہے۔ ہر قوم کا حق ہے کہ اپنے اتہاس سے پیار کرے اور اس کی حفاظت بھی کرے۔ لیکن اس سلسلہ میں بھی دانشمندی کی بات کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیئے۔ جس کا ذکر معاصر پرتاپ نے اپنے نوٹ میں واضح رنگ میں کیا۔ خوشی کی بات ہے کہ جوں جوں زمانہ آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ محبانِ وطن اس حقیقت کو بھی بتدریج سمجھتے جا رہے ہیں کہ ہر زمانہ اپنے مخصوص حالات رکھتا ہے۔ دانشمندی یہی ہے کہ ان حالات کو اسی زمانہ سے مختص رکھا جائے۔ گذرے واقعات کا بُرا اثر ہمارے اپنے موجودہ حالات پر ہرگز نہیں پڑنے دیا جانا چاہیئے۔ ہم سب کا پہلا اور آخری فرض یہی ہونا چاہیئے کہ ان قومی اور ملکی ذمہ داریوں سے بہتر طور پر عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں جن کی ذمہ داری ہمارا یہ گذر رہا دور ہم پر عائد کرتا ہے۔ کیونکہ یہی وہ اہم سوال ہے جس کے دانشمندانہ طریق پر صحیح حل کے لئے آج ہمارا وطن پکار رہا ہے —— !! مبارک ہے ہر وہ ہم وطن جو اس حقیقت کو پہچانتا اور اس کے مطابق اپنی شبانہ روز مساعی کو جاری رکھتا ہے۔ کہ ایسا شخص ہی سچے معنوں میں محبِ وطن کہلانے کا مستحق ہے —— !! وما علینا الا البلاغ ❊

تصحیح!

(۱) —— اخبار بدر مورخہ ۴؍۳؍۷۳ میں مکرم بدر الدین صاحب مہتاب کی وصیت نمبر ۲۲۴۲۰ شائع ہوئی ہے اس میں ولدیت غلط درج ہوئی ہے۔ بدر الدین صاحب مہتاب کے والد کا نام ... صاحب ہے۔ مولوی محمد یوسف صاحب کے ... ہیں۔

(۲) —— بدر ۴؍۳؍۷۳ میں مکرم سیّد مبشر احمد صاحب ولد حضرت سیّد ... کی وصیت نمبر ۱۳۹۲۵ شائع ہوئی ہے اس کی لائن نمبر ۱ میں یہ فقرہ شائع ہوا ہے:-

"میرے مرنے کے بعد جو بھی مزید جائیداد ثابت ہوگی اس کی بھی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی"

یہ فقرہ غلط ہے۔ اصل فقرہ یوں ہونا چاہیئے:-

"میرے مرنے کے بعد جو بھی مزید جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی"

احباب تصحیح فرمالیں ❊　　سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواستِ دُعا:- خاکسار کے بڑے بھائی سیّد ناصر احمد صاحب بی۔کام فائینل کا امتحان دینے والے ہیں۔ اعلیٰ نمبروں میں کامیابی کے لئے نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ اُن کی کامل شفایابی کے لئے درویشانِ کرام و بزرگانِ عظام کی خدمت میں دردمندانہ درخواستِ دُعا ہے۔ خاکسار سیّد صباح الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA -12.
PHONE NO. 34-6407

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے!!

Autowings　آٹو ونگس

SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
TELEPHONE NO. 76360.

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کیلئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

فون نمبرز: دکان 23-1652، 23-5222 — مکان 34-0451

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

جناب رجسٹرار صاحب عالمی عدالتِ انصاف ہیگ کا گرامی نامہ

مسٹر سٹنلاس۔ آر۔ ایڈریں اکوار دن عالمی عدالتِ انصاف ہیگ (ہالینڈ) کے رجسٹرار ہیں موصوف حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت کے زیرِ اثر ایک عرصہ سے اسلام کا مطالعہ فرما رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں وہ گذشتہ ماہ دسمبر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ربوہ تشریف لے گئے تھے۔ بعدہٗ حضرت چوہدری صاحب اور دیگر معزز غیر ملکی احمدی احباب کے قافلہ کے ہمراہ مورخہ ۱/۱ کو قادیان تشریف لائے اور ۲ جنوری کو قافلہ کے ہمراہ ہی واپس تشریف لے گئے۔ مورخہ ۲/۱ کو ان معززین کے اعزاز میں منعقدہ استقبالیہ جلسہ کو انہوں نے مختصر طور پر خطاب فرمایا۔ موصوف نہایت زندہ دل اور روشن خیال ہیں۔ انہوں نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے پاس دیارِ مسیح میں قیام کرنا پسند فرمایا۔

ہیگ (ہالینڈ) واپس جا کر موصوف نے اپنے قلم سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں جو چھٹی تحریر کی ہے اس کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ موصوف نے اپنے جو تاثرات قلمبند کئے ہیں اُسے رسالہ مسلم ہیرلڈ لنڈن کو بغرضِ اشاعت بھجوایا ہے۔ یہاں موصول ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ قارئینِ بدر کی خدمت میں اس کا ترجمہ پیش کر دیا جائے گا۔

موصوف اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:—

"میرے پیارے دوست اور بھائی!

آپ لوگوں سے ملاقات اور میری بہت یادگاری سفر سے واپسی پر یہاں جمع شدہ کاموں میں بہت مصروف ہو گیا جس کی وجہ سے میں آپ کی عزت افزائی اور مقدس مکان میں قیام کا شرف بخشنے کا شکریہ جلد ادا نہ کر سکا۔ میں آپ کی اور آپ کے اہلِ بیت کی مہربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکوں گا۔ میرے نوعمر بیڈمنٹن کے ساتھی کلیم (عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب ابن محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب) کو میرا محبت بھرا سلام پہنچا دیں۔ میں امام صاحب لنڈن کو لکھوں گا اور رسالہ ہیرلڈ میں تاثرات شائع کرنے کے لئے بھیجوں گا۔"

امرتسر کے ڈاکٹر ریچپال سنگھ صاحب سندھو کا ہمدردانہ سلوک!

محترم ڈاکٹر ریچپال سنگھ صاحب سندھو انچارج شعبہ OTHERAN وی جے ہسپتال امرتسر جو ہڈیوں کے سپیشلسٹ ہیں اور اس میں وہ کمال رکھتے ہیں۔ گذشتہ سال ماہ نومبر میں خاکسار کی اہلیہ کو ریڑھ کی ہڈی میں ضرب آنے کی وجہ سے موصوف کے زیرِ علاج رہیں۔ اس سلسلہ میں تقریباً ڈیڑھ ماہ وی۔ جے ہسپتال میں داخل رہیں۔ اس دوران اُن کے ہمدردانہ سلوک اور پیار نے ہمیں بہت متاثر کیا۔ جب بھی وہ راؤنڈ پر آتے اور خاکسار کی اہلیہ اپنی کسی تکلیف کا اظہار کرتیں تو متبسم چہرے اور میٹھے بول سے مریض کی تسکین کا موجب بنتے۔ مریض کا توجہ سے معائنہ کرتے۔ اہلیہ کی ہڈی کے کامیاب اپریشن کے بعد بھی انہوں نے ہر موقعہ پر خاص ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ اُن کے اسسٹنٹ ڈاکٹر ہردیپ سنگھ صاحب سوہل ایم بی ایس اور دیگر ڈاکٹروں کی ہمدردیاں بھی ناقابلِ فراموش ہیں۔ ناچیز ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ انہیں ایسے ہی بے لوث جذبہ سے مریضوں کی سیوا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ مقیم قادیان

دُعا ہائے مغفرت

(۱)— مورخہ ۱۹ / اماں۔ محترم راجہ غلام محمد خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعتِ احمدیہ چک امرچھ کی اہلیہ بقضاءِ الٰہی فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت خوش اخلاق۔ اور متقی خاتون تھیں دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عنایت فرمائے آمین

خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

(۲)— جماعت احمدیہ شیندرہ کے پُرانے بزرگ مکرم مولوی کرم دین صاحب بعمر ۱۰۵ سال ۲/۲۵ کو وفات پا گئے آپ مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ آسنور کے خسر تھے۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ۔

آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس

کوڈالی میں ۲۰ و ۲۱ اپریل ۱۹۷۴ء کو منعقد ہوگی!

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری و اجازت سے امسال آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس، کوڈالی ضلع کینانور میں ۲۰ و ۲۱ اپریل ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کانفرنس میں شرکت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار:- سی مبارک احمد کنوینر آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کوڈالی

عظیم الشان ترقیاتی منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ اپریل تک

نظارت ہذا کی درخواست پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے وعدوں کی میعاد ہندوستان کی جماعتوں کے لئے **مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک بڑھا دی ہے۔**

چونکہ ڈاک کا سلسلہ نارمل نہیں ہے اس لئے جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وعدوں کی فہرستیں نہیں آئیں وہ اپنی فہرستیں ۱۵ اپریل تک یہاں بھجوا دیں تاکہ بروقت حضور انور کی خدمت میں پیش کی جا سکیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اِعلانِ نکاح

قادیان ۸ شہادت (اپریل)۔ آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ صبیحہ سلطانہ بنت مکرم مولوی عبد القادر صاحب دانش دہلوی درویش سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کا نکاح عزیز افتخار احمد صاحب حیات ولد مکرم رشید حیات صاحب ساکن لنڈن کے ساتھ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ بوقتِ نکاح چونکہ عزیز افتخار احمد صاحب قادیان میں موجود نہ تھے اس لئے مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ نے بطور وکیل اُن کی طرف سے ایجاب و قبول کا اعلان کیا۔

حضرت مولانا صاحب نے نکاح کے موقعہ پر اسلامی تعلیمات پر عالمانہ روشنی ڈالی۔ اور حقوقِ زوجین کی وضاحت کی۔ اور بتایا کہ امام مہدیؑ کے زمانہ میں قرآنی پیشگوئی واذا النفوس زوجت کا ایک یہ بھی پُر لطف نظارہ ہے کہ احمدیوں کے بچوں کی رشتہ داریاں دور دراز کے ممالک میں ہو رہی ہیں اور باوجود بُعدِ مکانی کے والدین کو کسی طرح کی فکر نہیں۔ کیونکہ سفر میں سہولیات پیدا ہو جانے کے سبب اس نوع کے سب فکر دُور ہو چکے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔ (ایڈیٹر)

درخواستِ دُعا:— محترم خضر جو کا نذگھر کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ان کے دونوں بازوؤں اور کندھوں میں شدید قسم کی درد رہتی ہے۔ علاج جاری ہے مگر افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب ان کی شفاء کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔ خاکسار عبد الحفیظ منڈاشی بھدرواہ

ضمیمہ اخبار بدر ۱۱/۱۸ اپریل ۱۹۷۴ء قادیان

معذرت

اخبار بدر نجریہ ۱۱ ر اپریل ۱۹۷۴ء کی کاپیاں تیار ہو کر پریس میں بغرضِ طباعت بھجوادی گئیں۔ مگر پریس والوں نے بتایا کہ بجلی کی قلت کے سبب محکمہ بجلی کی طرف سے مشین چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس طرح پانچ چھ روز کا توقف لازم ہے۔ مجبوراً ۱۱ ر اور ۱۸ ر اپریل کی تاریخوں کا ایک ہی پرچہ بنا دینا پڑا۔ اس دوران خریداران بدر کو بھی کسی طرح سے اطلاع نہیں دی جا سکی۔ جس پر ادارہ معذرت خواہ ہے۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری مشکلات کو اپنے فضل سے دور کرے اور اپنے پریس کے میسّر آجانے کی صُورت بھی پیدا ہو جائے جس کے لئے جدّوجہد ہو رہی ہے۔

ایڈیٹر بدر قادیان

۱۷-۴-۷۴